THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, April 15, 2013
(92nd Session)
Volume IV, No. 01
(Nos. 01-04)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran……………………………………. 1
2. Panel of Presiding Officers…………………………………..….. 2
3. Leave of Absence……………………………….………...…. 2
4. Condolence Resolution…………………………………..…… 3
5. Statement by Leader of the House……………………………..... 4
6. Point of Order:
   - Role of Election Commission in General Elections 5-20
7. Legislative Business:
   - Introduction of Constitution (Amendment) Bill 2013…………………………………………………..... 21-24
8. Motion Under Rule 218:
   - Prevailing Law and Order Situation in the Country……………..……………………………….…. 25-29
9. Point of Order:
   - Further Discussion on Role of Election Commission in General Elections………...…………………………..….. 30-53

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-IV **SP.IV(01)/2013**
No. 01 **15**

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, April 15, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 30 minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۚ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾

ترجمہ: اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اس (بداعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمہارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے حالانکہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ در گزر بھی فرما دیتا ہے۔ اور تم (اپنی تدبیروں سے) اللہ کو (پوری) زمین میں عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کو چھوڑ کر (بتوں میں سے) نہ کوئی تمہارا حامی ہوگا اور نہ مدد گار۔ اور اس کی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی طرح اونچے بحری جہاز بھی ہیں۔ اگر وہ چاہے ہوا کو بالکل ساکن کر دے تو کشتیاں سطح سمندر پر رکی رہ جائیں، بیشک اس میں ہر صبر شعار و شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔

(سورۃ الشوریٰ آیات ۳۰ تا ۳۳)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: First, I announce panel of Presiding Officers. In pursuance of sub-Rule-1 of Rule 14 of Rules of Procedure and Conduct of Business in Senate 2012, I nominate the following members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 92nd session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Aitzaz Ahsan
2. Senator Ilyas Ahmed Bilour
3. Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana

Leave of Absence

Mr. Chairman: Now we take Leave of Absence.

جناب کامل علی آغا صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 91st اجلاس کے دوران مورخہ 11 مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید ظفر علی شاہ صاحب ناسازی طبعیت کی بنا پر گزشتہ 91st اجلاس کے دوران مورخہ 14 مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سحر کامران صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 تا 19 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 15 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد ظفراللہ خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب نثار محمد صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 تا 19 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر یونس حیدر سومرو نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی اور سکھر کے سرکاری دورے پر ہیں اس لیے آج مورخہ 15 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Condolence Resolution

جناب چیئرمین: اس کے بعد ہمارے پاس condolence resolutions ہیں اور اسلام الدین شیخ انہیں move کریں گے۔ جی اسلام الدین شیخ صاحب۔

Senator Islamuddin Shaikh: I beg to move that this House expresses profound grief and shock on the sad demise of Ex-Senator Aman-e-Rome. Ex-Senator Aman-e-Rome was a seasoned parliamentarian. He remained member of the Senate from the Province of NWFP now the Khyber Pakhtunkhwa from 1985 to 1988. He also remained member of the National Assembly of Pakistan from 1998 to 1999. He was considered amongst the most respectable politicians of Pakistan. He made useful contribution to

the discussion in the Senate sessions. The services rendered by him would long be remembered. We all share the loss sustained by his family and friends due to his death. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessing on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may Allah give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss.

A copy of the resolution may be sent to the bereaved family. Thank you.

(اس مرحلے پر مرحومین کے لیے راجہ ظفر الحق صاحب نے دعا مغفرت کروائی)

جناب چیئرمین: جی جہانگیر بدر صاحب۔

Statement by Leader of the House

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: شکریہ جناب چیئرمین! آج کا اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد کیا گیا ہے جب پاکستان میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس ہاؤس کے تمام ممبران اس میں contribute کر رہے ہیں کہ پاکستان میں free, fair and transparent elections منعقد ہوں۔ آج اس موقع پر جب ملک میں انتخابات ہو رہے ہیں اور ایک caretaker government پاکستان میں معرض وجود آئی ہے اور وہ coalition government اور پرائم منسٹر جنہوں نے مجھے یہاں پر لیڈر آف دی ہاؤس بنایا تھا to represent him in this House کیئر ٹیکر حکومت کے آنے کے بعد replacement ہوئی ہے تو it will be in the fitness of the democracy, fitness of the procedure and in the right direction کہ میں یہاں پر ہاؤس کو offer کروں کہ میں ان سب صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس دوران میرے ساتھ تعاون کیا ہے، ہم نے یہاں پر اکٹھے unanimously decision making کی ہے، یہاں پر difference of opinion بھی آتے رہے ہیں لیکن اس ہاؤس نے maturity and sanctity کو برقرار رکھتے ہوئے تمام تر democratic principles کے مطابق ہاؤس کو چلایا ہے۔ میں تمام ممبران کو collectively, individually from all political parties اور خاص طور پر لیڈر آف دی اپوزیشن جناب اسحاق

ڈار صاحب اور باقی تمام ممبران کا جنہوں نے اس عرصے میں contribute لیا ہے، بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں وزیر صاحبان کو یہاں پر welcome کرتا ہوں۔ آج کی حکومت کو defend کرنا اب ان کا کام ہے۔ سینیٹ کے rules کے مطابق، پرائم منسٹر صاحب، amongst members of the House جس کسی کو بھی یہاں پر نامزد کرنا چاہیں کر سکتے ہیں

that is his Constitutional right, I will welcome this and I will request the ministers that they should and they will defend this Government and the Prime Minister of Pakistan. We will support and take all measures so that free, fair and transparent elections are held in Pakistan. Thank you very much.

جناب چیئرمین! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، سیکریٹری سینیٹ کا، تمام سٹاف ممبران کا جو سامنے بیٹھے ہیں، جو یہاں پر موجود نہیں ہیں، جو ریٹائر ہو چکے ہیں ان سب کا فرداً فرداً اس تمام عرصے کے دوران جو support کی گئی ہے اس پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

I will leave this Chair for another nomination from any member from the caretaker Prime Minister of Pakistan. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

Point of Order

Role of Election Commission in General Elections

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت مشکور ہوں for giving me the floor to say a few words. میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے جناب جہانگیر بدر صاحب نے کہا کہ ہماری ایک collective effort جاری تھی، جاری ہے اور آج بھی الیکشن کے معاملات پر جو سپیشل کمیٹی ہے اس نے میٹنگ کی اور کچھ correspondences Election Commission کی طرف سے آئی تھیں ان کا جواب ہم نے بھیجا۔ اس میں ایک چیز بڑی واضح ہے کہ

اس کمیٹی نے جس کے convener محترم بدر صاحب تھے ان کی سربراہی میں اس کمیٹی نے public hearing بھی کی، مختلف اداروں کو بھی visit کیا، including ECP, NADRA اور وہ کام جو collective تھا، جس میں ECP کی شمولیت تھی جو code of conduct آپ دیکھ رہے ہیں، وہ code of conduct virtually ایک joint exercise تھی۔ اس میں تمام سیاسی پارٹیوں کی representation تھی، میں سمجھتا ہوں کہ آج جس code of conduct کو ہم publicly دیکھ رہے ہیں یہ اسی code of conduct میں سے 99% roughly وہی document ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اس کی تفصیل میں جاؤں سب سے پہلے تو میں acknowledge کرتا ہوں excellent performance جو لیڈر آف دی ہاؤس کی اس ہاؤس میں cooperation رہی ہے on all national issues جس پر ہم نے اکٹھے مختلف کمیٹیوں میں کام کیا۔ اس ہاؤس میں ملکی مفاد کے لیے جہاں بھی ضرورت پڑی ہم نے ایک ہو کر unanimously ان چیزوں کو sort out کیا۔ میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اس منصب کو، جو ذمہ داری ان کو دی گئی تھی بڑی honourably and dignified طریقے سے اس کو discharge کیا۔

Coming back on the election issues دو چیزیں ایسی تھیں جن پر ہماری Election Issues Committee میں ECP کی موجودگی میں جن پر بات ہوئی اور وہ proceedings minuted ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ self confession of the ECP کہ ملتان کے ایک حلقے میں جب انہوں نے by election کروائے they failed to provide transport to 28 polling stations. 28 constituencies کی بات میں نہیں کر رہا 28 polling stations which is a self confession, duly minuted in the proceedings in the Senate Committee on Election Issues. No.2. They self confessed کہ ہم نے سپریم کورٹ کی direction کے تحت ---- یہ دونوں ان کی directions تھیں یہ original law میں بھی ہے، یہ آج کا نہیں اگر آپ پرانے rules and laws کو نکالیں تو اس میں موجود ہے کہ transport آپ مہیا نہیں کریں گے۔ اسی طرح یہ ہے کہ پارٹیاں گھر گھر پرچیاں نہیں بھیجیں گی، ہم بھیجیں گے۔ اس ECP کی قیادت نے سینیٹ کمیٹی میں آکر یہ confess کیا کہ ہم اس میں بھی فیل ہوگئے۔ یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اگر آپ نے اس ملک میں الیکشن میں turnout لینا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ لوگ الیکشن میں حصہ لیں تو کمیٹی نے ان کو کہا کہ آپ

اس کے لیے سپریم کورٹ میں review میں جائیں، آپ ان کو explain کریں، you show your inability, you confessed that you have failed to deliver. اگر آپ 28 polling stations in one constituency, as a model, you could not perform, how can you perform in the entire country. آج یہ بڑا serious issue ہے۔ ٹرانسپورٹ اگر نہیں دی گئی تو کوئی بات نہیں، violation ہوتی رہی but decades after decades, after the Representation of People Act, 1976 اگر سپریم کورٹ کی direction تھی اور الیکشن کمیشن اس میں ناکام ہوا تو review petition میں to the extent of these two items ان کو deletion کروانی چاہیے تھی۔ They would have explained. انہوں نے کہا کہ ہم نے پرچیاں بھیجیں اور candidates نے پورے کا پورا bundle postman سے پیسے دے کر لے لیا۔

So they self confessed these two items that they were unable to deliver and they also agreed they would be unable to deliver.

مجھے افسوس ہے کہ سینیٹ نے پورا cooperate کیا، میری خواہش تھی کہ اس پر legislation ہوتی، there are so many important items in the code of conduct as of today which require and which lack the legal backing. They require legal cover لیکن وہ آج نہیں ہے۔ پچھلے دو ڈھائی ہفتے پہلے میں نے خط لکھا، as Leader of the Opposition of کیئر ٹیکر وزیراعظم کے آنے کے بعد ان کو چاہیے تھا this House کہ آپ فوری طور پر legal cover through Ordinance provide کریں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی they believe they are in totality, they are the monarch یا ان کو ضرورت of this country and they can do anything and everything, محسوس نہیں ہو رہی ہے۔ آپ کے توسط سے I will again urge the honourable caretaker Law Minister, who is present in the House and, I understand that he has been delegated to perform the functions of the Leader of the House as well. He has informed us in the House Business Committee half an hour ago. لہذا چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط

سے ان کو remind کراتا ہوں، my letter is on record that the caretaker
Government must look into the situation immediately and promulgate
an Ordinance, give a legal cover, اگر ہم serious ہیں، otherwise وہ تمام محنت
تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اگر آپ اس پر عملدرآمد کریں گے تو آپ کا شکریہ اور اگر آپ عملدرآمد نہیں کریں
گے تو we are regretful. Why? If the intent was that we have to give
this a legal cover for holding free, fair and transparent elections, we
must back and support that. جیسے میں نے عرض کیا کہ I am on record, میں نے
خط لکھا ہے، میں نے اس کی کاپی ECP کو بھی بھیجی ہے، ریکارڈ کے لیے تھوڑی دیر میں میں آپ کی
خدمت میں بھی اس خط کی کاپی پیش کر دیتا ہوں لیکن میری ایک گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب
اس کو دیکھیں اور ایک Ordinance promulgate کریں well in time. Those who
violate the code of conduct must be taken to task, they must be
brought on board otherwise یہ تماشا بن جائے گا کہ جو کوئی جو چاہے وہ کر لے اور جو بے
چارے شریف لوگ ہوں گے وہ اس کو follow کریں گے اور جو follow نہیں کریں گے ان کے
خلاف کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔ یہ بڑا serious code of conduct کا item ہے۔ آپ نے دیکھا
کہ پچھلے by elections میں جتنا heavy ammunition کا استعمال ہوا، nobody liked it
whether it is from A party or B party, overwhelming majority of
Pakistan disliked it. They want a ban on that. So, we proposed in
the code of conduct, duly accepted by the ECP کہ ایسا کرنے والے کو سات
سال کی سزا ہو گی، it will be a non-bailable offence but if this legal cover
is not there then nothing will happen. لہذا میں اس حوالے سے آپ کے توسط سے
ایک گزارش یہ کروں گا کہ

Law Minister *sahib*, who is a prominent lawyer, he knows all these things, he should immediately take note of this thing and try and get the proper promulgation of the Ordinance as early as possible.

دوسری بات، یہ جو دو items ہیں یعنی transportation والا اور پرچی والا جو آپ
deliver کرتے ہیں، میں قومی اسمبلی کے دو elections لڑچکا ہوں، I know the system.
آپ نے بھی انتخابات لڑے ہیں، آپ کو بھی پتا ہے۔ اگر چار پرچیاں چار مختلف پارٹیوں کی طرف سے
جاتی ہیں تو at least this is a reminder to those people کہ جی آپ نے vote دینا
ہے۔ وہ ایک علیحدہ بات ہے کہ اس نے جا کر کسی پانچویں پارٹی کو vote ڈالنا ہے، that is not
the concern. Concern is to remind him and ECP was directed کہ آپ یہ
کام آپ کریں and they have confessed in the Committee, minutes are
available, they could not do it. They were very frank. They said that
ہم نے بھیجی ہیں، postmen سے candidates نے پورے کے پورے bundles خرید لیے ان
کی اطلاع کے مطابق اور transportation کے بارے میں

they said they failed to provide it.

جناب والا! یہ دو چیزیں ہیں۔ اگر فوری طور پر caretaker Government رجوع کرے
تو they should file a review, I think there is a review petition pending
میرے خیال میں بلال صاحب کو بہتر پتا ہوگا، there is a pending review on this
subject. Please join as caretaker Government, make an application,
tell these two things. آپ نے ابھی دیکھا overseas voters کے سلسلے میں کہ you did
not have the capacity to deliver, you have almost finalized it کہ جی نہیں
ہو سکتا۔ جو چیز نہیں ہو سکتیں let us admit. جو چیز پاکستان کے elections کو نقصان پہنچا
سکتی ہے یعنی اگر transportation available نہ ہوئی امیدوار کی طرف سے اور نہ ہی ECP
provide کی طرف سے۔ جناب والا! ہم نے elections manage کیے ہیں، میں نے جو دو
elections لڑے ہیں early 1990s میں اور یہ میری سینیٹ میں پانچویں term ہے، تو میں نے
یہ محسوس کیا ہے کہ transport کے بغیر تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ You know that
the turnover will be very minimal because people are not interested.
ہم تو دو بجے کے بعد emergency میں ہوتے تھے کہ جی lists check کریں۔ یہ نہیں پتا کہ اندر جا
کر اس نے کس کو vote دیا ہے۔ Basically it makes the voter free mobilization

to the polling station اور پھر اندر جا کر جس کو چاہے وہ vote دے، آپ نے اس کو کوئی chain تو نہیں کیا ہوا ہے۔ You have not put in a surveillance or camera or anything کہ اس نے کس کو vote دیا ہے۔

میرے خیال میں یہ جو دو issues ہیں یعنی پرچیوں کی تقسیم اور transport اس کے لیے مہربانی کریں۔ ان کے اوپر بھاری ذمہ داری ہے۔ یہ اجلاس بھی اسی مقصد کے لیے ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ it may be a blessing in disguise کیونکہ اجلاس ہو رہا ہے اور یہ issues اخبارات میں آ چکے ہیں، یہ issues committee میں discuss ہو چکے ہیں، میں نے کمیٹی میں بھی اس کو اٹھایا ہے اور overwhelming majority کا consensus ہے کہ ہمیں once the elections are over, we must look towards a Joint Parliamentary Committee. پہلے قومی اسمبلی کی علیحدہ تھی، اس نے ڈیڑھ سال کام کیا، اس نے report دی، اس پر کچھ نہیں ہوا۔ پھر سینیٹ کی کمیٹی بنی اور میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم we came up with code of conduct which was unanimously accepted 99.9% between ECP and the Parliamentarians. ہم نے ان 06 MNAs کو بھی adopt کیا اور ان کو co-opt کیا as special invitees in this Committee جو کہ قومی اسمبلی کی sub-Committee on Election issues کے رکن تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو خدمت ہو گی آنے والی نسلوں کے لیے اور اس system کو improve کرنے کے لیے وہ یہ ہو گی کہ elections کے بعد whosoever is there on Treasury Benches or on the Opposition Benches should work together; (a) to have a permanent Parliamentary Committee on Election Issues. (b) such Committee should review in the light of recent experiences they are having now اور اس میں بڑی ambiguities ہیں جناب والا۔ میرے خط میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں۔ Nomination form میں آپ women reserve seats پر پوچھ رہے ہیں کہ آپ کے کتنے husbands ہیں؟ Is it not an idiocy in a Muslim Islamic State of Pakistan? اس طرح کی کئی اور ایسی چیزیں ہیں جن میں security risk ہے، when you are connected with FBR, when you are connected with State Bank

of Pakistan, you don't have to have all this. Don't forget it. Those information are classified, secret and confidential. What information you give on the nomination form is public. So, you are exposing their kids, children, so I am adamant to go into all this debate because any such conflict at this stage will probably result in the delay of elections. So, we don't want to do that. We want to hold these elections free and fair but let us resolve. Once elections are over, we ourselves as responsible parliamentarians, ہم تو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ہاں دوسرے ایوان میں نئے لوگ ہوں گے یا کچھ پرانے لوگ ہی return ہوں گے۔ We must make sure کہ ہم laws میں change کریں، ہم اس کو comprehensive بنائیں، ہم weaknesses کو دور کریں، اب جو experience ہو رہا ہے، ہم اس کو cover کریں، ہم نئی legislation کریں، نئی Constitutional amendments کرنی ہیں تو کریں، there are a number of grievances and you will hear them out today on points of order کیونکہ آج اس Election Issues کی Committee پر ہم نے جو ایک خط لکھا تھا وہ تو ایک اور issue ہے؛ oversight of Election Commission or Electoral Process. There is a huge difference between these two. The oversight of electoral process is the responsibility of this Parliament. We are stakeholders, we are all belonging to political parties in this House. Our members actually have retired and would be returning to the other House, i.e. National Assembly of Pakistan. لہذا ہمیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ electoral process کو oversight نہ کریں۔ What does it mean? It means you are basically facilitating the holding of free and fair elections in the country. You are basically there to offer come and we will help you, wherever there are weaknesses, wherever there is requirement of legislative cover, wherever there is need of our support in the legislative process, we are here at your beckon call and obviously it is now too late, لیکن وہ تب ہی ہو گا جیسے میں نے عرض کیا کہ ہم

نے ایک کوشش کی لیکن unfortunately, somehow, وہ نہیں ہوا آخری process میں and National Assembly is now back home. The only way forward or solution is the Ordinance لیکن یہ electoral process کی oversight کئی ممالک میں موجود ہے and I think جو میں آنے والے agenda کی بات کر رہا ہوں یعنی post 11th of May, all must reflect and come up with the clear idea کہ ہم کیا چاہتا ہیں۔ As of now, this House has mandated on 5th of March, to the best of my memory, to have the function of this Committee to be, i.e. oversight of the electoral process. This is the mandate this House has given unless this mandate is withdrawn, the Committee has decided today that we will continue to perform that function. We cannot take dictation or interpretation from outside. اگر کسی کو کوئی ابہام ہے تو جہاں سے interpretations ہوتی ہیں وہاں سے interpretation کروا لے۔ ہمیں کوئی ابہام نہیں ہے۔ بیس، پچیس سال اس building میں دھکے کھانے کے بعد ہمارے پاس اتنی عقل ہے اور ہم جانتے ہیں کہ قانون کیا ہے اور آئین کیا ہے۔ اگر کسی کو ابہام ہے تو most welcome because یہ ایک sensitive issue ہے، پانچ دن بعد یا شاید دس دن کے بعد آپ نے اجلاس کو prorogue بھی کرنا ہے، then honourable members are here, so it must be in the knowledge that this House which has mandated this Committee to do on behalf of the House’s function. The Committee is performing, will continue to perform and will not cease because somebody believes that oversight of ECP شاید اس کا مطلب ہے اور وہ نہیں ہو سکتی۔ We understand that وہ oversight نہیں ہو سکتی، we understand that institutional intervention نہیں ہو سکتی،

we understand that it is a constitutional body but nobody can stop the oversight of electoral process which is 1000% different than the oversight of the ECP itself.

Mr. Chairman, with these words, I thank you very much and once again compliment the Leader of the House, Mr. Jahangir Bader, he has always been a great help.

ہمارے اختلافات بھی رہے ہیں، جو issues پر ہونے بھی چاہییں۔ ہم نے اکھٹے بھی کام کیا ہے لیکن

the national interest has always been supreme. So, I thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Jahangir Bader *sahib*, you want to respond on that?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: نہیں میں ایک دو اور باتیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب، گزارش یہ ہے کہ

there are several requests from the honourable members.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Very small, very precise but to the point.

جناب چیئرمین: آپ میری ایک بات تو سن لیں۔ گزارش یہ ہے کہ بہت سے members کی request ہے

they want to speak on certain issues. There are certain agenda items also.

Senator Muhammad Jahangir Bader: But I will go by the book.

جناب چیئرمین: آپ میری گزارش سن لیں کہ یا تو پہلے agenda items لے لیں اور اس کے بعد

you can have the points of order. It is up to the House to decide.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! میں ایک seat چھوڑ کر آیا ہوں، اس کے متعلق Leader of the Opposition نے ایک بات کی ہے۔ Let us go by the book and I request to the Chair that we should go by the book Leader of the Opposition نے بتایا ہے کہ ایوان کے دونوں اطراف میں بھائیوں کی طرح دوستی اور احترام نے سارا سال flourish کیا ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن انہوں نے کہا کہ Prime Minister نے Law Minister پر on his behalf یہ ڈال دیا ہے۔ We welcome this. Law minister and other ministers وہ جواب بھی دیں اور سارا burden pick کریں، ہمیں خوشی ہو گی we will support کہ آپ صحیح point of view کو support کریں لیکن کتابوں کے مطابق، Leader of the House کی definition کے مطابق چلا جائے and that is "The Leader of the House means the Prime Minister or a member appointed by him to represent government and regulate government business in the Senate when the Prime Minister is not sitting in the House". So he should be a member. Prime Minister جس کو بھی لگائیں welcome. یہ burden pick کرنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن House rules کے مطابق چلایا جائے۔

This is all what I want to say. Thank you very much.

Mr. Chairman: In fact we have not so far received any notification or any correspondence from the Prime Minister. Otherwise being a member of the cabinet he is equally responsible. That is a collective responsibility of the cabinet and certainly he already represents the Prime Minister over here in the capacity of the member of his cabinet...

Senator Muhammad Jahangir Bader: There is no word "Active Leader of the House" ....

Mr. Chairman: So far we did not receive any correspondence from the PM Secretariat or from the government for appointing anybody as a Leader of the House. He is sitting here as a member of the cabinet. Deputy Chairman *sahib*.

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! میں جو بات کرنا چاہتا تھا، وہ آپ نے clarify کر دیا ہے کہ اب تک ایسا کوئی notification نہیں آیا ہے تو I request on behalf of the House اور آپ سے بھی عرض ہے کہ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہو Leader of the House اپنی seat پر بیٹھیں۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: I have withdrawn myself.

Mr. Chairman: You have clarified your position. Haji Adeel *sahib*.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں۔ سب سے پہلے یہاں ہمارے جو وزیر تشریف لائے ہیں، جنہیں میں نہیں جانتا، میں ان کو welcome کرتا ہوں۔ ہمارے Leader of the House چونکہ اب Leader of the House نہیں رہے اور انہوں نے اس ایوان میں مختلف حوالوں سے جو خدمات کی ہیں، میں ان کو appreciate کرتا ہوں۔ ابھی سابق Leader of the House نے Leader of Opposition کہا۔ یہاں کوئی opposition نہیں ہے، یہاں پر حکومت کے نمائندے نہیں بیٹھے اور جب یہ Leader of the House نہیں ہیں تو Leader of Opposition بھی نہیں ہے۔ میں اس حکومت کا نمائندہ نہیں ہوں اور میرے خیال میں راجہ ظفر الحق صاحب بھی اس حکومت کے مخالف نہیں ہیں۔ یہ فیصلہ ہونا چاہیے کہ جب Leader of House چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو opposition کی قیادت، کون سی اور کس کی opposition ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی ruling چاہیے۔

جناب چیئرمین! بڑا خطرناک مسئلہ ہے کہ ہمارے صوبے اور فاٹا میں جس طریقے سے elections ہو رہے ہیں، یہ اس حکومت یا Election Commission کی ذمہ داری ہے۔ ہر روز ہمارا

ایک candidate مرتا، شہید یا زخمی ہوتا ہے۔ یہ فاٹا میں بھی ہو رہا ہے۔ جس دن سے elections شروع ہوئے ہیں، پہلے ارباب ایوب جان کی گاڑی اور پھر ان کے بیٹے پر حملہ ہوا۔ اس کے بعد بنوں کے ہمارے کچھ نمائندوں پر حملہ ہوا ہے۔ سوات میں ہمارے ایک عہدیدار کو شہید کیا گیا ہے۔ کل ہمارے ایک اور candidate پر حملہ ہوا، اسے اللہ نے بچا لیا ہے۔ ہم نے وزیرستان میں جو دفتر کھولا تھا اور وہاں جلسہ کیا تھا، اس کو اڑا دیا گیا ہے۔ خیبر ایجنسی میں جناب چیئرمین! پتا نہیں یہ حکومت کا فیصلہ ہے؟ یہ Law Minister بتائیں گے یا ہمارے فخرو بھائی کہ security کم کر دیں، واپس لے لیں۔ ہماری پارٹی کے مرکز سے انہوں نے security کم کر دی ہے۔ ہمارے صدر کی security کم کر دی ہے۔ ہمارے جو لوگ election لڑ رہے ہیں، ان کے پاس security تھی، وہ بھی withdraw کر لی گئی۔ دہشت گردوں نے واضح طور پر تین پارٹیوں کے نام لے کر اور خصوصاً ہمارا کہا کہ نہ ہم ان کے candidates کو چھوڑیں گے، نہ ان کے عہدیداروں کو چھوڑیں اور نہ ہی ان کے جلسوں میں آنے والوں کو چھوڑیں گے۔ اب ہماری security کی ذمہ داری کس پر ہے؟ صرف پھل کھانے سے تو حکومت نہیں چلتی اور نہ ہی یہ کہ آپ اپنا Laptop گم کر دیں اور ہمارے لیے ہدایات جاری کریں۔ جناب! میں یہ بات سختی سے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا کوئی ساتھی شہید یا زخمی ہوا تو اس کی ذمہ داری Chief Election Commissioner یا اس حکومت پر ہو گی۔ میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں، آپ بتائیں کہ ہمیں security دیں گے؟ آپ چاہتے ہیں کہ elections پرامن طریقے سے ہوں؟ عجیب عجیب قسم کی ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ یہ کر دو، وہ کر دو کیونکہ وہ رشتہ دار ہے، اس افسر کو بدل دو اور دوسرے کے رشتہ دار کو لے آؤ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اٹھارہویں ترمیم میں جو تبدیلیاں کی ہیں، ہمیں ان پر ایک بار پھر غور کر کے اس کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ ہمارے IGP کو بدل دیا گیا، اس لیے کہ وہاں اس کے کچھ رشتہ دار ہیں۔ دوسرا IGP آ گیا ہے جس کے بہت سے رشتہ دار ہیں، اسی صوبے میں رہتے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: اس پر آپ کوئی ruling دیں۔

Mr. Chairman: Haji *sahib*, ruling on what? There is a caretaker set up, there is an Election Commission. If you read Article 218 (iii)

اس میں واضح بات ہے۔ ابھی اسحاق ڈار صاحب نے بھی بات کی۔

I will read that article for your convenience.

> "It shall be the duty of the Election Commission to organize and conduct the elections and to make such arrangements as are necessary to ensure that the elections are conducted honestly, justly, fairly and in accordance with law and that corrupt practices are guarded against".

The word "arrangement" has been used over there. This is the Constitution which provides how the elections would be conducted and what is the responsibility of the Election Commission of Pakistan. Certainly the members of the cabinet are sitting here and they have taken notice of all those issues which have been raised by honourable Ishaq Dar *sahib* and I hope they will positively response to all those issues. Farhatullah Babar *sahib*.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہاں تشریف لانے والے تمام نگران وزرا کو welcome کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا جو کام ہے کہ free, fair and transparent elections منعقد کیے جائیں، اس تک ہی وہ اپنی ذمہ داریوں اور سرگرمیوں کو محدود رکھیں گے and I am confident that none of them will ever entertain even in their wildest thought کہ ان کا tenure extend ہو یا انتخابات ملتوی ہوں۔ جناب چیئرمین! سینیٹر حاجی عدیل نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ بڑا اہم ہے۔ Caretaker government آئین کے طریقہ کار کے مطابق set up ہوئی ہے جس میں اس وقت کی government and opposition دونوں کا مشورہ شامل تھا۔ Caretaker government set up ہونے کے بعد ایک نئی صورت حال ہے اور یہ ہے کہ اس طرف جو senators بیٹھے ہیں، they are not representing the government.

they are also not opposing the ہمارے جو دوست اس طرف بیٹھے ہیں government. اس لیے جناب چیئرمین! اس پر غور کرنا پڑے گا کہ اب Leader of the House and Leader of the Opposition کی کیا position ہے، تاہم جیسا ابھی آپ نے کہا کہ

the Ministers of the Cabinet will speak for the Prime Minister, they will speak for their government and we look forward to their valuable contributions in this House with respect to the points that we will be raising and the points will be raised both from this side of the House, as well as from that side of the House.

جناب چیئرمین! میں outgoing Leader of the House جناب جہانگیر بدر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طرح سے انہوں نے یہاں business کو اور treasury benches کو lead کیا، I want to compliment him. He will always be remembered for two things. ایک تو یہ ہے کہ Leader of the House ہونے کے باوجود، اس وقت حکومت میں ہونے کے باوجود، ان کے گھر اسلام آباد میں چھاپہ مارا گیا، کون سی ایجنسی تھی، وہ کون لوگ تھے، مسلسل انکار ہوتا رہا، انہوں نے یہ بات اسی ہاؤس کے floor پر اٹھائی، ایک کمیٹی بنائی گئی اور اس کمیٹی نے تحقیقات کیں۔ I want to compliment Mr. Jahangir Bader کہ جب وہ تمام ادارے آئے، انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں یہ غلط ہوا ہے اور ہم معافی چاہتے ہیں۔

Jahangir Bader with large heartedness forgave them. He accepted the apology. He has set a great tradition for which I want to compliment him.

جناب چیئرمین! آپ ہی کی ہدایت اور ruling پر election reforms کے حوالے سے special committee بنی، جس کے جہانگیر بدر صاحب چیئرمین ہیں، ان کی chairmanship میں ایک historical کام ہوا ہے، جس کا ابھی تھوڑی دیر پہلے سینیٹر اسحاق ڈار

صاحب نے بھی ذکر کیا۔ وہ یہ تھا کہ اسی ہاؤس نے، اسی پارلیمان نے آئینی ترامیم اور قوانین کے ذریعے الیکشن کمیشن کو empower کیا۔ جناب چیئرمین! اسی الیکشن کمیشن نے اس کمیٹی کو خط لکھا اور کہا کہ ہمارے آئینی معاملات میں پارلیمان کی کوئی کمیٹی مداخلت نہیں کر سکتی۔ جہانگیر بدر صاحب نے الیکشن کمیشن کا وہ خط اس کمیٹی کے سامنے رکھا اور کہا کہ آپ لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ اگر الیکشن کمیشن یہ کہتا ہے کہ پارلیمان اور پارلیمان کی کوئی کمیٹی اس بات کی مجاز نہیں ہے کہ وہ election processes کا oversight کرے تو کمیٹی خود فیصلہ کر لے۔ Jahangir Bader *sahib*, led that committee into arriving at a certain consensus اور اس consensus کے بعد ایک مناسب جواب جہانگیر بدر صاحب کی سربراہی میں اس کمیٹی نے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ

that response by the Parliamentary Committee to the Election Commission of Pakistan is a historical development. It is going to address the issue of the balance of power between the stake-institutions and Mr. Chairman, Jahangir Bader will be remembered for having guided and led the Committee into arriving at a consensus position which has been taken now. I am sure that the Parliament or any other Committee will not resile from that position.

مجھے بڑا دکھ ہوا کہ وہ الیکشن کمیشن جسے اس پارلیمان نے empower کیا تھا، وہی الیکشن کمیشن پارلیمان کے اختیارات پر قدغن لگاتا ہے۔

وہ اس شہر میں معتبر میری گواہی سے ہوا
پھر اس شہر میں نامعتبر اس نے مجھے کیا

It is exactly like this. It is the Parliament which powered the Election Commission of Pakistan and the Election Commission of Pakistan turned around to say that the Parliament has no business of the oversight and the accountability of the election processes. I join Senator Ishaq Dar *sahib*, I join Jahangir Bader *sahib* in restating and reasserting that this is the constitutional responsibility

of the Parliament. The oversight and accountability of the election processes is the constitutional responsibility, the duty, the privilege of the Parliament and we will not abrogate that responsibility.

جناب چیئرمین! ایک اور بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے to the Caretaker Government, to the honourable Law Minister اور اس کا ذکر سینیٹر حاجی عدیل صاحب نے بھی کیا کہ الیکشن کے دوران امیدواروں کی سیکورٹی کا مسئلہ۔ آج ہی چیف الیکشن کمشنر صاحب کا ایک بیان چھپا ہے کہ سیکورٹی کے نام پر یہ اپنا protocol بنانا چاہتے ہیں۔ I really feel very sorry for this statement, we know کہ ہمارے ANP کے چار ساتھیوں پر الیکشن کے دوران حملہ ہوا ہے۔ طالبان کے نمائندوں نے برسرعام کہا ہے کہ وہ ANP, Pakistan Peoples Party and MQM کے امیدواروں کو نشانہ بنائیں گے۔ سیکورٹی ایک اہم issue ہے لیکن جب چیف الیکشن کمشنر صاحب کی طرف سے ایسا بیان آئے کہ سیکورٹی کے نام پر ان کا protocol کا شوق ہے تو عوام کو یہ کیا پیغام جاتا ہے، regardless of what the actual security is, whether security is reduced, whether it is not reduced, whether it is enhanced or not, regardless of that, پیغام یہ جاتا ہے کہ ان امیدواروں کو حکومت اور الیکشن کمیشن کی طرف سے کوئی سیکورٹی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! جب یہ پیغام travel کرے گا اور اس دھمکی کے پیش نظر جبکہ یہ برملا کہا گیا ہے کہ ہم ان تین پارٹیوں کے امیدواروں کو نہیں چھوڑیں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ چیف الیکشن کمشنر صاحب نے یہ بیان دے کر کیا fair, free, transparent and peaceful انتخابات کی خدمت کی ہے یا fair, free, transparent and peaceful انتخابات کے انعقاد میں ایک روڑا اٹکایا ہے۔ خود ہماری پارٹی کے مخدوم امین فہیم صاحب، یوسف رضا گیلانی صاحب، راجہ پرویز اشرف صاحب، قائم علی شاہ صاحب اور باجوڑ سے اخونزادہ چٹان کو باقاعدہ threats موصول ہوئی ہیں۔ آج بھی انہوں نے یہی پیغام ایوان صدر میں دیا کہ ہمیں یہ دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں اور دوسری طرف چیف صاحب کہتے ہیں کہ یہ سیکورٹی کوئی issue نہیں ہے، یہ سیکورٹی کے نام پر اپنے protocol کی انا کی تسکین کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman, the least I can say that I deplore, resent and regret, these kind of statements by the honourable Chief Election Commissioner.

جناب چیئرمین! there is a lot الیکشن کمیشن کے حوالے سے which needs to be looked into لیکن ابھی وہ وقت نہیں ہے ، ابھی تو انتخابات کی تیاری ہے۔ گیارہ مئی کو انتخابات ہو جائیں گے، اس لیے اس وقت انتخابات کے حوالے سے نہ تو قانون سازی کی کوئی بات ہو سکتی ہے نہ کوئی اور substantive measures کی بات ہو سکتی ہے۔ اب تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ دستیاب resources اور programme ہی میں رہتے ہوئے ہم free and fair elections کروا سکیں ورنہ بڑی ایسی چیزیں ہیں جن کا ہم بعد میں ذکر کریں گے۔اس وقت میں صرف Law Minister کی وساطت سے Government کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

we have very serious reservations about some of the things done and not done by the Election Commission of Pakistan and this needs to be looked into. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. We now take up item No.2. Yes, Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

Legislative Business

Introduction of Constitutions (Amendment) Bill, 2013

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman! I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013] (Amendment of Article 63).

Mr. Chairman: Is it opposed Law Minister *Sahib*? Right, you don't oppose it. Then I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Consequently, the motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Next Item No. 3.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The Bill has been introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

Regarding items No.3, 4 and 5 there is a request from the Minister for CAD for deferment. Similarly there is request from Minister for Railways item No.6 and a request from Ministry of Housing and Works also for item No.8, they all are deferred now.

Now we move on to item No.9, Mr. Talha Mehmood. He is not present, so it is dropped. We move on to item No.10, Syed Tahir Hussain Mashhadi, please move that.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, the item No.6 and 8 were also my motions.

Mr. Chairman: Items 6 & 8 have been deferred.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir, they have been deferred because the Ministers are not here and they are not ready. My point is that with the previous government I used to face the same problems. My questions, whenever they came up, the Ministers used to runaway or disappear. I hope, Caretakers would not do the same and I get left

talking to the walls or sitting here by myself. I look forward to the Ministers at least honouring this House with their presence when the agenda comes. It is their duty.

Mr. Chairman: Are you moving item No. 10 now?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir. With your permission sir, I move that the House may discuss the prevailing law and order situation in the country.

جناب چیئرمین: اس پر who would like to speak? آپ ابھی بات کرنا چاہیں گے یا on subsequent day. آج ہی بات کرنا چاہتے ہیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes please sir.

Mr. Chairman: But we have already got a commenced business also.

کرنل صاحب! جی فرمائیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! پاکستانی عوام کی بہت امیدیں تھیں کہ نگران حکومت آگئی ہے، الیکشن ہونے والے ہیں۔۔۔

Mr. Chairman: Just a minute Colonel Sahib, who would respond to this. Bilal *Sahib* you would respond to this?

Mr. Ahmer Bilal Sufi (Caretaker Minister for Law and Parliamentary Affairs): The Interior Minister will be an appropriate Minister to respond to this.

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! وزیر داخلہ تو ہیں نہیں let him come ان کی موجودگی میں اگر آپ بات کریں تو زیادہ مناسب بات ہو گی۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: کتنی دیر میں وہ آجائیں گے۔

Mr. Chairman: I don't think so he will come today.

بلال صاحب! وہ آج آسکیں گے۔

جناب احمر بلال صوفی: جی میں check کرلیتا ہوں لیکن شاید وہ کسی میٹنگ میں مصروف تھے۔

Mr. Chairman: I think, it will be all futile exercise.

جناب احمر بلال صوفی: اس کو کل تک defer کر دیں۔

Mr. Chairman: Let it be deferred then.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! آج Private Members Day ہے تو یہ پھر next week پر چلا جائے گا۔

This is collective responsibility

Mr. Chairman: Thank you. Item No. 10 is deferred now. Interior Minister is not here.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: اگلے ہفتے تک یا کب تک۔

Mr. Chairman: Obviously, on next rota day it would be coming. If you like to discuss the law and order situation, you can move an adjournment motion for that.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I have moved the Adjournment Motion sir.

Mr. Chairman: So that can be taken up in due course of time.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: آپ میری Adjournment Motion لے لیں۔

جناب چیئرمین: جب باری آئے گی تو لے لیں گے۔ آج Private Members Day ہے Adjournment Motion we can take it up جب آپ کا آئے گا تو we can take it up.

Motion under Rule 218

Prevailing Law and Order Situation in the Country

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, it is a Caretaker Government, they are responsible to answer to the people of Pakistan.

پاکستان کے عوام سڑکوں پر مر رہے ہیں۔ ہمارے candidates کو مارا جا رہا ہے۔ ہماری election campaign شروع نہیں کی جا رہی ان لوگوں کی حکومت میں۔ رینجرز ہمارے دفتروں کو attack کر رہی ہے اور دہشت گردوں کے اڈوں سے دور رہ رہی ہے اور ان کو تحفظ دے رہی ہے۔ جب تک ایوان میں پتا نہیں لگے گا اور پاکستان کے عوام کو نہیں بتایا جائے گا کہ یہ کس کو care کر رہے ہیں، یہ کس کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کے عوام کا تو خیال نہیں کر رہے ہیں۔ ہمیں un leveled playing fields میں ڈال دیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی اور متحدہ قومی موومنٹ کو انہوں نے کہا ہے کہ آپ جلسہ بھی نہیں کر سکتے اور procession نہیں نکال سکتے۔ آپ لوگ گھروں میں بیٹھ جائیں۔ ہم کیسے گھروں میں بیٹھیں، ہم پاکستان کے عوام کے representatives ہیں، ہم نے اپنے عوام کی آواز اٹھانی ہے، ہم نے اسمبلیوں میں آنا ہے۔

Mr. Chairman: Colonel *sahib*, let us have the sense of the House, we can defer it for tomorrow and we can ask the

Cabinet Member to request the Interior Minister to come to the House tomorrow. If the House agrees to this, No, if the House wants to have a debate on this issue, it can be deferred for tomorrow. We can ask the Interior Minister to be present in the House tomorrow and then it can be discussed and debated.

جی بلال صاحب what do you suggest? جی نائیک صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جی۔

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you sir, if you look into Rule 218, the mover can start the debate today and others can follow later on tomorrow and the honourable Minister can come tomorrow and give answer and wind up the debate.

Mr. Chairman: That is correct. He can start but there was nobody to take notes of all those things and there should be somebody to respond to all those issues. It would have been more appropriate

اور ہاؤس کی بھی یہ sense ہے کہ

we can take up this issue tomorrow. We can ask the Interior Minister to be present in the House tomorrow and that would be more appropriate, otherwise if he wants to speak on this issue there is no bar on it and I would not obstruct to them.

اس میں بات یہ ہے۔ کرنل صاحب! آپ کا Adjournment Motion ہے اس پر two hours discussion ہو گی۔ اگر ہاؤس کی یہ sense ہے تو under this rule we can debate for a longer time. جی مشاہد حسین سید صاحب۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: میں ابھی خود کراچی سے آ رہا ہوں اور میں ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹر بھی کل گیا تھا۔ ادھر حالات کافی خراب ہیں۔ میری suggestion یہ ہو گی کہ

we can have a full-fledged debate tomorrow but let Colonel *Sahib* be the opening batsman for the next five or seven minutes because he is very eloquent and he can focus on it.

جناب چیئرمین: جی، جی بالکل ٹھیک ہے۔ مصطفیٰ صاحب آپ۔

سینیٹر سید مصطفیٰ کمال: میں بھی almost same یہی کہنا چاہ رہا تھا - جیسے سابق قائد حزب اختلاف اسحاق ڈار صاحب نے بات کی، حاجی عدیل صاحب نے بات کی تو اسی context میں اگر آپ Points of Order پر بھی اس debate کو بعد کرانا چاہ رہے ہیں لیکن آپ اگر Point of Order پر ہمیں دو منٹ کا موقع دیں کیونکہ we are the aggrieved party اور بہت سارے issues ہیں جو کہ اس اجلاس میں آپ کے نوٹس میں لانے ضروری ہیں۔ اگر ابھی آپ دو منٹ دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی بالکل آپ کو موقع ملے گا۔ کرنل صاحب! میں opportunity دوں گا۔ جی کرنل صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! حیدرآباد PS-47 میں ہمارے ایک candidate جو پختون تھے، متحدہ قومی موومنٹ کے بہت پیارے اور پرانے کارکن تھے، ان کو بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ اس کے بعد audacity ہے کہ تحریکِ طالبان نے کھلے بندوں، اعلانیہ طور پر کہا کہ انہوں نے کیا اور کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کے دو سے تین frontline کارکنوں کو daily قتل کیا جارہا ہے، بے دردی سے شہید کیا جارہا ہے۔ وہاں پر ایک operation بھی ہے، honourable Supreme Court of Pakistan نے order دیا، ہم نے خیر مقدم کیا۔ In fact چار سال سے ہم رو اور پیٹ رہے تھے کہ خدا کے لیے! کراچی میں action کرو، criminal کو criminal سمجھو، دہشت گرد کو دہشت گرد سمجھو، کراچی میں جو طالبانائزیشن ہو گئی ہے یا fundamentalist parties دوسرے ناموں سے ادھر آکر اپنی کارروائیاں کررہی ہیں، ان کے خلاف action لو۔ سب کو پتا ہے کہ nominated areas ہیں جہاں یہ سارے دہشت گرد رہتے ہیں۔ پاکستان کے brave media نے اس چیز کو highlight کیا ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ نے

security agencies نے highlight کیا ہے اور addresses دیے ہیں، پاکستان کی highlight کیا ہے کہ یہ یہ علاقے ہیں۔ رینجرز جو کہ کراچی میں بہت مشہور ہیں، انہوں نے پانی کے tankers چلا کر، شادی ہال چلا کر اور law and order کا ستیاناس کر کے زبردست شہرت حاصل کی ہے۔ کراچی کے settled areas جہاں غریب عوام رہتے ہیں، جہاں پڑھے لکھے لوگ رہتے ہیں، وہ peaceful علاقے جہاں کبھی کچھ نہیں ہوا، ان کو ہراساں کیا ہوا ہے، وہاں کے لوگوں کو تنگ کیا جارہا ہے، وہاں کی عورتوں اور بزرگوں کو تنگ کیا جارہا ہے، وہاں کے بچوں کو ڈرایا جارہا ہے جبکہ دہشت گردوں کے علاقے flourish کررہے ہیں، ان کی courts چل رہی ہیں، ان کے بڑے بڑے processions نکل رہے ہیں، ادھران کا راج چل رہا ہے اور وہ بے خوف ہو کر ہر کام کررہے ہیں۔ کراچی پولیس کی کارروائی ساری دنیا نے دیکھ لی کہ وہ کیا کررہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ criminals کے خلاف action ہونا چاہیے۔ دوسری بات کہ level playing field ہونی چاہیے۔

یہ الیکشن کا زمانہ ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کا یہ کام نہیں ہے کہ delimitation کروائے اور وہ بھی صرف کراچی شہر میں۔ کراچی کے عوام کی victimization نہیں ہونی چاہیے۔ Census صرف کراچی میں نہیں ہونا چاہیے۔ کیا پورے پاکستان میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے؟ ہر چیز کا نزلہ کراچی پر گرایا جارہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ delimitation کریں لیکن Constitution کے تحت کریں۔ پاکستان کا آئین کہتا ہے کہ پہلے census ہوگا پھر delimitation ہوگی۔ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ پہلے census ہوگا پھر delimitation ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ ہورہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ طالبان کہتے ہیں کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی اور متحدہ قومی موومنٹ کے candidates کو بھی قتل کریں گے۔ ہمارے لیڈرز جن میں وہ بھی شامل ہیں جنہیں پوری دنیا کا the best mayor کہا گیا، وہ نہیں چل سکتے وہاں پر۔ ہماری لیڈر عورتیں باہر نہیں نکل سکتیں۔ ہم لوگ کہیں نہیں جاسکتے کیونکہ ہر جگہ threat کا سامنا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ANP بھی suffer کررہی ہے کیونکہ وہ secular party ہے، میں مانتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی بھی suffer کررہی ہے کیونکہ وہ ایک secular party ہے مگر ہمیں تو directly victimize کیا جارہا ہے۔ اگر ہم روئیں گے نہیں اور آپ کو بتائیں گے نہیں تو ہماری بات کون سنے گا؟ نگران حکومت جس کی one and only responsibility ہے، نہ ان کو کوئی بڑے کام کرنے ہیں، نہ ان کو کوئی planning کرنی ہے، نہ ان کا کوئی وژن ہے، their one

and only responsibility is maintenance of law and order and conducting of fair, free and impartial elections. انہیں چاہیے کہ یہ کام کریں۔ ہمیں بھی equal playing field دیں جیسا کہ باقیوں کو دی ہے۔ ہمیں بھی اس طرح کا موقع دیں، ہمارے لوگوں کو بھی زندہ رہنے کا حق دیں، ہمارے بچوں کو بھی نہ ڈرائیں اور انہیں سکول جانے دیں۔ باپ کو مارا جاتا ہے بیٹے کے سامنے، بیٹے کو مارا جاتا ہے ماں کے سامنے، lawlessness کی یہ حالت ہے جبکہ کوئی آدمی، کسی قسم کا action نہیں لے رہا۔

ہم نے سی آئی اے کے بارے میں سنا تھا کہ invisible government ہوتی ہے، ابھی ہمارے سامنے caretaker کی صورت میں بھی ایک invisible government آگئی ہے جو ہمیں نظر نہیں آئی۔ نہ ہمیں کوئی انصاف دینے کے لیے نظر آئی ہے، نہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لیے نظر آئی ہے، نہ کسی جگہ کسی قسم کا order دینے آئی ہے۔ الیکشن کمیشن جو مرضی کرے، بہت اچھی scrutiny کی ہے۔ ایک بھی tax evader کو نہیں پکڑا، ایک بھی loan defaulter کو نہیں پکڑا، ایک بھی چور، ڈاکو، بدمعاش کو نہیں پکڑا، بڑی زبردست scrutiny کی ہے، بہت اچھا کارنامہ کیا ہے، بڑے خوش ہیں، ان کو laurels دیے جارہے ہیں اور ہار ڈالے جارہے ہیں جبکہ دوسری طرف پاکستانی عوام پسے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے مہنگائی بڑھ رہی ہے، law and order situation worse ہورہی ہے۔ ہم کہاں جائیں، پانی پینے کے لیے نہیں ہے، بجلی پورے ملک میں نہیں ہے، لوگ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ کا سامنا کررہے ہیں، آپ کو چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کرو۔ Caretaker means who takes care. لوگوں کو سنبھالو۔ اس لفظ کا مطلب سمجھو کہ آپ کو کیوں لایا گیا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے نہیں لایا گیا، چند بڑے بڑے لوگوں کو سنبھالنے کے لیے نہیں لایا گیا، آپ کو لایا گیا ہے کہ پاکستانی عوام کو، میرے پختون بھائیوں کو بھی defend کرو، میرے پنجابی بھائیوں کو بھی defend کرو، میرے بلوچ بھائیوں کو بھی defend کرو اور میرے اردو بولنے والے پاکستانیوں کو بھی defend کرو۔ آپ پنجاب کے لوگوں کو protect کرو۔ وہ تنگ آگئے ہیں، کہاں جائیں؟ اپنے ملک میں کہاں جائیں؟ ہم اپنے ملک میں کس سے جا کر بات کریں کہ جب ہر طرح کا امتیازی سلوک ہم سے روا رکھا جارہا ہے۔ ایک پارٹی جو کہ مڈل کلاس پارٹی ہے، جو کہ غریبوں کی پارٹی ہے، جو غریبوں کو اور مڈل کلاس لوگوں کو

اسمبلیوں میں بھیجتی ہے، اس کو victimize کیا جارہا ہے۔ اس کو اس طرح victimize کیا جارہا ہے کہ اسے back to the wall لگایا جارہا ہے۔ ہم ایک democratic اور ideological party ہیں، ہمارا ایک visionary leader ہے۔ باقی تمام leaders بہت اچھے ہیں، یہ اگلے الیکشن کا سوچتے ہیں، میرا لیڈر الطاف حسین بھائی آنے والی نسلوں کے بارے میں سوچتا ہے۔ یہ فرق ہے دونوں میں۔

ہم پاکستان کے غریب لوگوں کو اوپر لانا چاہتے ہیں۔ میں اس ایوان کے ذریعے اپیل کروں گا کہ پاکستان کے عوام ایک مرتبہ اپنے آپ کو ووٹ دے دیں، اپنی غریبی اور لاچاری کو ووٹ دے دیں، پھر دیکھیں کہ آئندہ آنے والی نسلیں کیسے ٹھیک ہوتی ہیں۔ میں caretaker Government سے کہوں گا کہ جھنڈے والی گاڑیوں میں گھومنا بہت چھوٹی بات ہے۔ خدا کے لیے! پاکستان کے عوام کو کسی قسم کی protection دے دو، پختونخوا سے لے کر کراچی تک اور پنجگور سے لے کر چیچہ وطنی تک، خدا کے لیے! پاکستان کے عوام کو ان کی basic necessities دے دو، تھوڑی سی governance دے دو، تھوڑا سا پیار دے دو۔ سب سے زیادہ، خدا کے لیے! متحدہ قومی موومنٹ کو وہ انصاف دو جو کہ سب parties کو دیتے ہو۔ کراچی کے لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے اور ان پر جو ظلم روا رکھا جارہا ہے، اس کے خلاف متحدہ قومی موومنٹ اس ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہے۔

(اس موقع پر ایم کیو ایم کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Point of Order

Further Discussion on Role of Election Commission in General Elections

جناب چیئرمین: مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ جنابِ چیئرمین صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان میں نئے تشریف لانے والے مہمانوں، وزرائے کرام کو، جو ہمارے caretaker ministers بنے ہیں، انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں دعا گو ہوں کہ وہ صاف اور شفاف

الیکشن کروا کر سرخرو ہوں گے۔ امتحان کے مراحل بہت ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں جہانگیر بدر صاحب کا جو ہمارے قائدِ ایوان رہے اور بہت ہی خوش اسلوبی سے ہم سب کو ساتھ لے کر چلے، انہوں نے بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ میں ان کی خدمات پر ان کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! بات الیکشن کی ہو رہی تھی، بات ملک میں امن و امان کی ہو رہی تھی۔ فارسی میں کہاوت ہے کہ؛

خود کردہ را علاج نیست

آدمی جو کام خود کرتا ہے، اگر اس میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں جس کمیٹی نے Chief Election Commissioner کو نامزد کیا اور ہم نے چاروں صوبوں سے الیکشن کمیشن کے ممبران بھی نامزد کیے۔ ہمیں یہ توقع تھی کہ یہ الیکشن کمیشن صاف شفاف انتخابات کروانے میں سرخرو ہو گا اور ملک میں ایک نئی قیادت سامنے آئے گی۔ ہم نے ان کو اختیار دلانے کے لیے، اسے ایک مضبوط آئینی ادارہ بنانے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحتیں صرف کیں یہاں تک کہ تمام مالیاتی اختیارات وغیرہ انہیں دلائے مگر جب سے انہوں نے کام کا آغاز کیا ہے، ان کی طرف سے روزانہ عجیب و غریب بیانات چھپتے ہیں، عجیب و غریب فیصلے سامنے آتے ہیں۔ پاکستانی عوام، پاکستان کی سیاسی جماعتیں تشویش میں مبتلا ہیں کہ یہ الیکشن کمیشن کو کیا ہو گیا ہے؟ ہم نے جو اختیارات انہیں تفویض کیے تھے، ہم نے جو ذمہ داری ان پر ڈالی تھی اور ان کا ایک حدود اربعہ متعین کیا تھا، وہ اس سے ذرا تجاوز کرنے لگے ہیں۔ حاجی عدیل صاحب اور کرنل مشہدی صاحب نے بجا فرمایا کہ بڑے اعلانات ہوئے کہ ہم سیاستدانوں کو، پارٹیوں کی قیادت کو اور جو لوگ الیکشن لڑ رہے ہیں انہیں fool proof security provide کریں گے، یہ ایک خوشی کی بات تھی کہ ملک کے حالات ہم سب کے سامنے ہیں، بالخصوص خیبر پختونخوا، بلوچستان، کراچی اور ملک کے دیگر حصوں میں کیا ہو رہا ہے؟ مثلاً میں اپنی ذاتی بات آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: حیدری صاحب! آپ نماز کے بعد اپنی بات مکمل کر لیجیے گا۔

The proceedings are suspended for fifteen minutes for '*Maghrib*' *Prayers*.

[The House was then adjourned for 'Maghrib' Prayers for fifteen minutes]

(نماز مغرب کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب چیئرمین (سید نیر حسین بخاری) دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین، دوبارہ موقع دینے کا شکریہ ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ سیکورٹی کے حوالے سے کہا جاتا رہا کہ تمام امیدواروں کو اور بالخصوص leadership کو فول پروف سیکورٹی فراہم کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب، ایک منٹ، جی وزیر صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

Dr. Sania Nishtar (Caretaker Federal Minister for Education and Trainings, Science and Technology and Information Technology): Thank you Mr. Chairman for letting me have the floor. We have followed the comments made by all the honourable Senators and as representative of the Caretaker government and as a Cabinet Member, I assure you that these messages will be taken to the Prime Minister and they will be raised in the Cabinet. We will try and ensure that all effective measures are in place to address all the concerns which have been raised. With that I would like to draw your attention sir, to the fact that representatives of one of the political parties have walked out of the session. If I have your permission, I would like to go and bring them back to the House.

جناب چیئرمین: Surely بالکل آپ ان سے request کریں کہ وہ ہاؤس میں واپس آئیں۔

Dr. Sania Nishtar: Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین، میں عرض کر رہا تھا کہ دوستوں نے سیکورٹی کا مسئلہ اٹھایا اور پورے ملک میں جو اس وقت صورت حال ہے وہ بھی ہم سب کے سامنے ہے۔ میں خود اپنی بات بھی آپ کے سامنے رکھوں گا کہ میں اس ہاؤس میں اپوزیشن لیڈر بھی رہا اور اس وقت بھی پارٹی لیڈر ہوں اور پارٹی کا سیکرٹری جنرل بھی ہوں۔ مجھے قلات میں دو سپاہی بطور محافظ دیے گیے تھے لیکن وہ بھی واپس لے لیے گیے ہیں۔ہمارے ذاتی محافظ یا ہمارا ذاتی اسلحہ جس کا ہمارے پاس لائسنس ہے وہ ہمیں اٹھانے نہیں دیا جا رہا اور اس کے لیے کوئی راہداری بھی نہیں دی جاتی۔ پولیس بھی ہم سے واپس لے لی جاتی ہے۔

یہ میں نے اپنی بات کی لیکن پورے ملک میں صورت حال یہ ہے کہ بڑی بڑی شخصیات کو جو محافظ دیے گئے تھے وہ بھی واپس لے لیے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن والے یا ہماری Caretaker حکومت یہ کس قسم کے دعوے کر رہی ہے۔ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ہم اپنے گھروں میں رہیں اور باہر نہ نکلیں اور الیکشن میں حصہ نہ لیں۔ اگر ہم الیکشن میں حصہ لیتے ہیں اور ہمارے ساتھ ایک سپاہی اور محافظ بھی نہیں ہو گا تو راہ چلتے ہوئے بھی حادثات ہو سکتے ہیں جیسے خیبر پختون خوا میں ہو رہے ہیں، کراچی میں ہو رہے ہیں۔ حیدرآباد میں نامزد امیدوار جو اپنی election campaign چلا رہے تھے وہ شہید کر دیے گئے۔ یہ تمام امیدوار جو شہید کیے گئے ان کا بھی ہمیں دکھ اور افسوس ہے اور ہم اسے condemn کرتے ہیں لیکن کیا الیکشن کمیشن اور caretaker حکومت کے سامنے یہ سارے واقعات اور یہ ساری چیزیں نہیں ہیں کہ اب تک انہوں نے اس حوالے سے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر الیکشن کروانے ہیں تو پھر انہیں ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھنا ہو گا اور جہاں جہاں بھی مشکلات اور مسائل ہیں ان کا تدارک کرنا ہو گا ورنہ پھر میرے خیال میں ایسے تو الیکشن نہیں ہوسکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے یہ بھی کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کو اتنا خرچ کرنا ہوگا، قومی اسمبلی کے ممبر کو اتنا خرچ کرنا ہوگا اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ اس کے لیے نیا اکاؤنٹ کھلوانا چاہیے۔ اب نیا اکاؤنٹ کھلوانے کے لیے ہمارے ہاں دس سے پندرہ دن لگتے ہیں کیونکہ ہمارا ریجنل ہیڈ آفس یہاں نہیں ہے بلکہ گوادر میں ہے۔ اس طرح بہت سی مشکلات پیدا ہوئیں۔ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ووٹرز کو بسوں میں یا ٹرانسپورٹ کے ذریعے پولنگ سٹیشن تک نہیں لایا جاسکے گا۔ اگر کسی نے ایسی کوشش کی تو اسے نااہل قرار دیا جائے گا یا اسے سزا دی جائے گی۔ جناب چیئرمین! مجھے پنجاب یا باقی صوبوں کے بارے میں زیادہ اندازہ نہیں ہے لیکن بلوچستان آدھا پاکستان ہے اور ہر پولنگ سٹیشن دوسرے پولنگ سٹیشن سے دس سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اب آپ بتائیں کہ وہاں تک عورتیں کیسے پہنچیں گی اور باقی لوگ کیسے پہنچیں گے۔ ووٹ بھی دیں اور اتنا فاصلہ بھی طے کریں۔ یا تو پھر یہ ہے کہ الیکشن کمیشن یا caretaker حکومت لوگوں کے لیے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرے اور ان کو پولنگ اسٹیشن تک پہنچائیں۔ اس سے اگلی بات یہ ہے کہ ایک طرف اخراجات کو محدود کرنے کی بات کی جارہی ہے یعنی پورا الیکشن کمیشن تضادات کا شکار ہے۔ ایک دن ایک فیصلہ ہوتا ہے، دوسرے دن دوسرا فیصلہ ہوتا ہے۔ ایک طرف اخراجات محدود ہونے چاہییں، دوسری طرف آپ دیکھ رہے ہیں TV channels پر مسلسل اشتہارات چل رہے ہوتے ہیں۔ اخبارات کے بڑے بڑے صفحے اشتہارات سے بھرے پڑے ہیں تو یہ آخر کیا ہے؟ کس کو وہ روکنا چاہتے ہیں، کس کو free hand دینا چاہتے ہیں، کیا فیصلہ کر رہے ہیں، کوئی پتا نہیں لگ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! TV channels پر آنے کا ان کو بڑا شوق ہو گیا ہے۔ روز کوئی نہ کوئی خبر دیتے ہیں جس کا نہ کوئی آئین سے واسطہ ہے، نہ کوئی انتخابی امور سے تعلق ہے، لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی بیان داغ دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اب کل انہوں نے بیان دیا ہے۔ یہ میرے پاس نوائے وقت ہے اور اس کی Headline ہے، فرماتے ہیں کہ مذہب کے نام پر ووٹ مانگنا قابل سزا جرم ہوگا۔ اب اس بات کو تھوڑی دیر کے لیے لیتے ہیں۔ آپ شاید سمجھتے ہیں کہ میں مولوی ہوں اس لیے یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ کا ملک مذہب کے نام پر بنا ہے۔ پاکستان کا مطلب کیا، لاالہ الا اللہ۔ پھر جو قرارداد مقاصد ہیں اگر ان کا بھی مطالعہ کریں گے تو اس میں بھی مذہب اور اسلام کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ پھر آئین کہتا ہے کہ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا۔ یہ ساری چیزیں آئین سے نکال دو یا پھر میں یہ گستاخی کر سکتا

ہوں کہ الیکشن کمیشن کے افراد آئین کو نہیں پڑھتے۔ آئین سے بے خبر ہیں، آئین سے بالکل نابلد ہیں، میں یہ گستاخی کر سکتا ہوں؟ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے آئین کی بھی violation کی ہے، قرارداد مقاصد کو پس پشت ڈالا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایک مملکت جو اسلام اور مذہب کے تصور پر بنی ہے، دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنی ہے، اس دو قومی نظریے کو ملیامیٹ کرنے کی یہ ایک کوشش ہے یا اس مملکت کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کی طرف ایک قدم ہے۔ میں اس کو کیا سمجھوں۔ اس طرح کے بیانات ان کے روزانہ شہ سرخیوں کے ساتھ چھپتے ہیں۔

جناب چیئرمین! الیکشن کے اختیارات کے لیے اور عدلیہ کے اختیارات کے لیے ہم نے جنگ لڑی ہے۔ میں خود جیل گیا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ادارے کا کوئی حدود اربعہ نہیں ہے اور وہ ادارہ بے لگام ہے، جو چاہے کرے، اس طرح بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اداروں کا ٹکراؤ اس لیے ہوتا ہے کہ ایک ادارہ دوسرے ادارے میں مداخلت کرتا ہے یا اس کے اختیارات کو challenge کرتا ہے اور یا اپنے حدود اربعہ سے قدم آگے بڑھاتا ہے۔ آئین کہتا ہے کہ Parliament supreme ہے۔ پارلیمنٹ ایک بالادست ادارہ ہے اور پارلیمنٹ مقننہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ قانون سازی کا حق پارلیمنٹ کو ہے، کسی اور ادارے کو نہیں ہے۔ پھر عدلیہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ ان قوانین کی روح کے مطابق فیصلے صادر کرے۔ انتظامیہ کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ ان فیصلوں پر عملدرآمد کرائیں لیکن اگر ایک دوسرے کے اختیارات کو اسی طرح challenge کریں گے تو معاملہ نہیں چلے گا۔ اسی طرح پرانے مردے اکھاڑنے شروع کئے۔ اب 62, 63 کا ڈھنڈورا اتنا پیٹا گیا کہ ہم سمجھ گئے کہ اب کی بار تو ایسے پاک دامن اور صاف لوگ سامنے آئیں گے لیکن کرپشن کے بے تاج بادشاہ اور نامور لوگوں کے کاغذات ایسے چٹکی میں پاس ہوگئے اور ایک غریب جمشید دستی جیسا اور مجھ جیسا آدمی پکڑے گئے۔

جناب چیئرمین! جو افراد Returning Officers مقرر کیے ہیں ان کے انتخابی امور کے علم کے بارے میں آپ کو بتاؤں کہ میرے کاغذات پر انہوں نے ایک objection یہ لگایا ہے کہ آپ سینیٹر ہیں اس لیے آپ الیکشن نہیں لڑ سکتے ہیں۔ نمبر۔ 2 یہ کہ وہ چونکہ خود غیر حاضر رہے اس لیے ان کے کاغذات مسترد کیے جاتے ہیں۔ ان دو باتوں کے علاوہ تیسری کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو پھر کورٹ میں چلا گیا ہوں۔ جج بھی ہنس رہے تھے کہ یہ عجیب آدمی ہے اور ان کی معلومات ماشاء اللہ بڑی وسیع ہیں۔ اس طرح جناب عالی! اب ڈگریوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب جناب عالی! اسی کو انہوں نے

focus کیا کہ قوم کو ہم دکھائیں کہ ہم نے بڑے بے ایمان لوگ پکڑے ہیں۔ وہ دفعہ 62 اور 63 پر پورے نہیں اترتے کیونکہ ان کی ڈگریاں جعلی ہیں۔

جناب چیئرمین! الیکشن کمیشن کے حوالے سے ضابطے اور قوانین ہیں، وہ میں آپ کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں۔ الیکشن کمیشن کے Notification کے مطابق الیکشن کمیشن نے بند کیے گئے کیسوں کو دوبارہ کھولا ہے اور اس بنیاد پر 11 سینیٹرز اور ممبران صوبائی اسمبلی کو de-notify کیا ہے۔ ان کا یہ اقدام سیکشن 76 کے تحت غیر قانونی ہے کیونکہ شق نمبر 76 سینیٹ الیکشن ایکٹ نمبر 1975 کے مطابق کوئی بھی مقدمہ سیکشن 58 اور سیکشن 65 کے تحت چھ ماہ سے زائد کی مدت گزر جانے کے بعد نہیں چلایا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے کئی سال گزرنے کے باوجود ان کیسوں کو reopen کیا اور بہت سارے لوگوں کو اور ہمارے ساتھ یہاں سینیٹر میر اسرار اللہ خان زہری صاحب تشریف رکھتے تھے، کافی اور لوگ بھی تھے محبت خان مری وغیرہ ان کو انہوں نے نااہل قرار دیا۔ جناب چیئرمین! اب اس طرح کے فیصلے ہو رہے ہیں اور سامنے آرہے ہیں اس کا انجام کیا بنے گا؟ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو روش ہے الیکشن کمیشن کا اس پر انہیں سوچنا چاہیے۔ ہمارے منسٹر صاحبان بھی یہاں تشریف فرما ہیں، آج بہت ساری باتیں ان کے سامنے آئی ہیں اور جو سیکورٹی کے مسائل ہیں اور خاص طور پر جو امیدواروں کو درپیش ہیں، اس کے لیے بہرحال ایک مربوط اور منظم انتظام کرنا چاہیے۔ میں نے تو خود کئی بار الیکشن کمیشن کو، سیکرٹری داخلہ کو اور بلوچستان کے IG وغیرہ کو درخواستیں دی ہیں لیکن اب تک ان کی کوئی پزیرائی نہیں ہوئی۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اگر caretaker حکومت نے الیکشن کرانا ہے، الیکشن کمیشن نے صاف، شفاف اور پرامن الیکشن کرانا ہے تو پھر اس کے لیے انہیں اقدامات کرنے ہوں گے۔ بہت بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Law Minister *sahib*, جو observations honourable Senator *sahib* نے دیے ہیں kindly take note of it and it should be taken up with the Election Commission. کہ نہ تو وہ اپنا لائسنس والا اسلحہ ساتھ رکھ سکتے ہیں اور ان کی security بھی withdraw ہو گئی ہے۔ اس situation میں what kind of arrangements the Election Commission intends to make for the free and fair election. آپ اس کو دیکھ لیں اور particularly جو

کہ کیا reference دیا گیا ہے you might have gone through that judgment also اسے Election Commission نے خود de-notify کیا ہے کیونکہ that is on the bases of the judgment given by the Supreme Court, the cases of 27 legislators have been reopened. یہ close ہو چکے تھے under Section 76 اس کو بھی kindly examine کر لیں۔ what is the issue now. جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب! آج law and order situation اور Election Commission کے رویے پر بات ہو رہی تھی۔ اب بڑی عجیب سی بات ہو گئی ہے کہ Caretaker Government کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اس ملک کے مسائل کو وہ سمجھ نہیں پا رہے اور عوام کیا face کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب election کا announcement ہوا تو تحریک طالبان پاکستان کی طرف سے تین parties کے لیے threat آئی، جن میں پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور ANP ہیں۔ جناب! یہ عجیب سی بات ہے کہ الیکشن کمیشن کا جو کام نہیں ہے وہ اس میں بھی مداخلت کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان کا جو کام نہیں ہے وہ اس میں بھی مداخلت کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب آرڈر کرتے ہیں کہ جن لوگوں کے پاس security ہے اسے واپس لیا جائے۔ بھئی آپ یہ تو دیکھیں کہ جن کے پاس سیکورٹی ہے وہ کس لیے ہے۔ آپ یہ کام caretaker پر چھوڑ دیں، ان کو کہیں کہ جس کو آپ سمجھتے ہیں ضرورت ہے اس کو دے دیں اور جس کو ضرورت نہیں ہے اس سے وہ withdraw کر لیں۔

جناب چیئرمین! مجھے پنجاب حکومت کی طرف سے ٹیلیفون آیا کہ جی ہمیں آرڈر آیا ہے کہ آپ کو سکیورٹی مہیا کی جائے لیکن میں نے کہا کہ مجھے ادھر اس کی ضرورت نہیں ہے، جب میں اپنے علاقے میں جاؤں گا تو پھر دیکھیں گے۔ ہمارے لیڈر نے الیکشن کمیشن کو لیٹر لکھا کہ آپ ہمیں بتا دیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا کرنا ہے۔ جناب! میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک غیر جانبدار، independent and sovereign Election Commission کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ایک ایسا ماحول create کرے کہ ہر پارٹی کو یہ اختیار اور اجازت ہو کہ وہ عوام سے اپنی رائے اور کارکردگی کا اظہار کرے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر آپ اسے کیسے transparent election کہہ سکتے ہیں۔ کیا آپ کا یہ کام ہے کہ

اس ایم ڈپی کو فارغ کر دو، اس کو ادھر بھیج دو۔ خدا را آپ کا جو کام ہے اسی کو دیکھو۔ ایسا ماحول create کرو جس میں کسی پارٹی کو یہ احساس نہ ہو کہ اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ہم پر پانچ attacks ہوئے ہیں۔ پہلے بنوں میں attack ہوا جس میں ہمارے دو کارکن شہید ہوئے اور ایک MPA زخمی ہوا۔ اس کے بعد ہمارے ایک ایم این اے پر پشاور میں attack ہوا جس میں ہمارے دو کارکن زخمی ہوئے اور ایم این اے بھی زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد صوابی میں blast ہوا جس میں لوگ زخمی ہوئے۔ اس کے بعد سوات میں ہوا جس میں ایک امیدوار کو شہید کیا گیا ہے۔ اس کے بعد چارسدہ میں ہوا۔ جناب چیئرمین! ہمارے لیڈر اسفند یار ولی خان کے ساتھ صرف آٹھ لوگ تھے، ان کو واپس لے لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ protocol لے رہے ہیں۔ جناب! ہمیں protocol نہیں چاہیے۔ آپ خود جلوسوں میں جاتے ہو اور سارے roads block کرواتے ہو۔ آپ ڈرتے ہیں۔ آپ کیوں ڈرتے ہیں؟ میں تو دہشت گردوں کا مقابلہ کر رہا ہوں اور ان کو للکارتا ہوں۔ جناب! ہمارے ساڑھے سات سو کارکن شہید ہو چکے ہیں۔ میری leadership شہید ہوئی۔ مجھے تو ڈر ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ مجھے سیکورٹی نہیں چاہیے۔ ان کو چاہیے جن کو ضرورت ہی نہیں ہے۔ جناب! یہ double standard election پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ یہ الیکشن کمیشن پر ہے۔ یہ کہتے ہیں پرائم منسٹر صاحب نے اتنی مراعات لے لی ہیں۔ آپ نے کتنی مراعات لی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ جس نے حد سے زیادہ مراعات لی ہیں وہ واپس لی جائیں لیکن جن کو ان چیزوں کی ضرورت ہے ان کو تو دی جائیں۔

جناب! جج صاحب کا ٹی وی پر آنے کا کیا کام ہے۔ جج کا تو قلم بولتا ہے اس کو تو ٹی وی پر آنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ صرف ٹی وی پر آتے ہیں تاکہ ان کا ticker چلے۔ ہمارے کیمرے والے بھائی اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے ہمیں ایسی تشدد والی قوم بنا دیا ہے کہ جب تک ہم نے ٹائر نہیں جلائے، دکانیں نہیں توڑیں، بسوں کو نہیں جلایا یہ ہمیں نہیں دکھاتے لیکن جب ہم ایسا کرتے ہیں اور پھر ہم دندناتے بھی ہیں تو یہ ہمیں اپنے کیمروں میں دکھاتے ہیں۔ ہم قوم کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں۔ یہ ساری ذمہ داری اداروں کی ہے۔ ہمیں تو ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ ہم چور ہیں، ڈاکو اور لٹیرے ہیں۔ انہیں اس پارلیمنٹ کے علاوہ کوئی چور اور ڈاکو نظر نہیں آرہا ہے۔

جناب! ایمنسٹی انٹرنیشنل پرائم منسٹر صاحب کو خط لکھتی ہے کہ آپ کا یہ وزیر جو Caretaker میں لیا گیا یہ دس دن پہلے PSO کے Board of Directors کا چیئرمین تھا اور اس نے چوری کی ہے۔ اس پر تو چیف جسٹس بھی خاموش ہے، الیکشن کمیشن بھی خاموش ہے، اگر یہی لیٹر ایمنسٹی انٹرنیشنل ہمارے متعلق لکھتی تو پھر پتا نہیں میڈیا ہمارے ساتھ کیا کرتا اور دوسرے ادارے ہمارا کیا حشر کرتے۔ جناب! اداروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ پارلیمنٹ کا ایک حصہ موجود ہے اور یہ جمہوریت کی نشانی ہے۔ جمہوریت ہمارے ملک کے لیے بہت ضروری ہے۔ اگر کسی کا خیال ہو کہ وہ ایسے حالات پیدا کریں گے کہ لوگ اس الیکشن کا boycott کر دیں گے اور ہم ادھر جا کر بیٹھ جائیں گے تو یہ خواب و خیال ہے اور اس طرح یہ ملک نہیں چل پائے گا اور پھر اس کی ساری ذمہ داری ان اداروں پر ہو گی۔

جناب! ان کا کام تمام political parties کو ایک leveled ground دینا ہے جو آزادانہ عوام کے پاس جا کر اپنا اظہار خیال کر سکیں۔ اس ملک میں تین parties target بنی ہوئی ہیں اور کسی اور پارٹی نے اس فعل کو condemn نہیں کیا۔ اگر ان پارٹیوں کو الیکشن لڑنے سے روک دیا جائے تو پھر کس طرح transparent elections ہوں گے۔ انہیں transparent elections کیسے کہو گے اور دنیا اس چیز کو کیسے مانے گی۔ جناب! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Caretaker ایسے بے حس ہو کر نہ بیٹھیں، یہ کرسی تو کل چلی جائے گی اور انہیں گیارہ مئی کے بعد گھروں کو جانا ہو گا۔ لہذا جو ان کی ذمہ داری ہے وہ پوری کریں۔ ان کو کسی ادارے کے pressure میں نہیں آنا چاہیے۔ ان کی ذمہ داری عوام کی جان و مال کی حفاظت ہے اسے پورا کریں۔ اب لوگ مر رہے ہیں۔ امیدواروں کے اوپر attack ہو رہے ہیں اور یہ خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ الیکشن کمیشن سے بات کریں اور عدلیہ سے بھی بات کریں کہ جناب! یہ ذمہ داری ہماری ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ کس کو ہم نے سیکورٹی دینی ہے اور کس کو نہیں دینی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حسیب خان۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب! Item 4 and 5 پر بڑے اہم Bills ہیں اور آپ ان کو ایک بنا رہے ہیں۔ آج وزیر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: That has already been deferred and a request by the Minister has come for its deferment. This request was in writing. So, I have deferred that and let that come on the next rota day. Yes, Saeed Ghani sahib.

سینیٹر سعید غنی: شکریہ جناب چیئرمین۔ اسحاق ڈار صاحب نے جو بات شروع میں کہی میں اس کو تھوڑا سا آگے بڑھانا چاہتا ہوں، کئی اور دوستوں نے بھی تذکرہ کیا کہ الیکشن کمیشن کیا کیا کر رہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جس پارلیمنٹ نے، جس سینیٹ نے، جس نیشنل اسمبلی نے 18th amendment کے ذریعے، بیسویں ترمیم کے ذریعے الیکشن کمیشن کو اختیارات دیے تاکہ وہ free, fair and transparent election کروا سکیں۔ تمام سیاسی جماعتوں کا اس پر اعتماد ہو اور الیکشن کے نتائج کو تمام لوگ خوش دلی سے قبول کریں۔ ان تمام کوششوں کے باوجود الیکشن کمیشن جس انداز سے الیکشن conduct کروانے جا رہا ہے اس سے ہمیں محسوس یہ ہو رہا ہے کہ جو توقعات اس پارلیمنٹ کو یا اس قوم کو تھیں وہ پوری نہیں ہو رہیں بلکہ شاید ہم کسی اور طرف جا رہے ہیں۔

جناب والا! الیکشن کمیشن کے حوالے سے میں نے دو چار مرتبہ پہلے بھی تذکرہ کیا۔ پہلا ایکشن انہوں نے کیا کہ نوکریوں پر پابندیاں لگائیں، وہ اس وقت لگائی تھیں جب یہاں پر باقاعدہ elected حکومت موجود تھی اور صوبوں میں بھی موجود تھی۔ اس وقت ہمارا نقطہ نظر یہ تھا کہ الیکشن کمیشن اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک ایسی روایت ڈال دی ہے جس سے الیکشن کمیشن controversial ہو جائے گا۔ اللہ کا شکر ہے، مجھے اللہ کا شکر ادا نہیں کرنا چاہیے لیکن میں اس لیے ادا کر رہا ہوں کہ میں جن خدشات کا اظہار کر رہا تھا وہ درست ثابت ہو رہے ہیں۔ جناب والا! Returning Officers نے جس طرح کیا، جس طرح اس ملک کا تماشا پوری دنیا میں بنایا گیا، جس طرح پوری دنیا نے دیکھا کہ ہمارے Returning Officers جن کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ الیکشن کروائیں، وہ بجائے الیکشن کروانے کے لوگوں کا تماشا بنا رہے ہیں۔ میڈیا کے کیمرے live دکھا رہے ہیں کہ کس طرح لوگوں کی تذلیل کی جا رہی ہے، کس طرح سے irrelevant سوالات کر کے دنیا کی نظر میں سیاست دانوں کو خراب کیا جا رہا تھا۔ اس وقت جب یہ بات الیکشن کمیشن کے سامنے آئی تو سیکرٹری الیکشن کمیشن میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ Returning Officers پر ہمارا کوئی حکم نہیں چلتا چونکہ وہ جوڈیشل افسر ہیں اس لیے ہم ان پر کوئی حکم جاری نہیں کر سکتے۔

جناب والا! یہاں پر People Representation act 1976, section 7 ہے، appointment of District Returning Officers and Returning Officers, the Commission shall appoint from amongst the officers of the Federal Government, Provincial Governments, Corporations, controlled by any such government and local authorities, District Returning Officer for each district and Returning Officers for each constituency. اس میں یہ واضح طور پر لکھا ہے کہ Returning Officers کو appoint کرنا الیکشن کمیشن کا اختیار ہے، جس کا اختیار انہوں نے استعمال کیا اور returning officers appoint کئے۔ ایک دن تو سیکرٹری صاحب یہ فرما رہے تھے کہ ہمارا ان کے اوپر کچھ حکم نہیں چلتا، جب زیادہ شور مچا تو چھ اپریل کو الیکشن کمیشن نے خود یہ کہا کہ ہم نے Returning Officers کو احکامات جاری کر دیئے ہیں کہ وہ اس قسم کے بے وقوفی کے سوالات مت پوچھیں۔ تضاد آ گیا، ایک دن کچھ کہہ رہے تھے دوسرے دن کچھ کہہ رہے ہیں۔

جب Nomination papers printing کے لیے بھجوانے تھے تو ایک دن شام کو ایڈیشنل سیکرٹری الیکشن کمیشن یہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صدر صاحب کو proposed nomination form منظوری کے لیے بھجوایا ہے۔ اگر انہوں نے آج شام تک منظوری دے دی تو ہم نئے فارم چھاپیں گے ورنہ ہم پرانے فارم ہی چھاپیں گے۔ اگلے دن پھر وہ کھڑے ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ صدر صاحب کی approval تو محض ایک رسم ہے اگر وہ منظوری نہ بھی دیں تو ہم جس قسم کا فارم چاہیں وہ چھپوا سکتے ہیں اور انہوں نے فارم چھپوا بھی لیا، دوسرا تضاد۔ اس کے بعد وہ ایک نئی منطق لے کر آئے کہ nomination forms میں ایک خالی باکس چھاپ رہے ہیں کہ اگر کسی کو ووٹ نہ ڈالنا ہو تو وہ اس کو stamp کر دیں۔ ٹی وی پر میں نے خود سنا سیکرٹری صاحب فرما رہے تھے کہ اس کی بہت زیادہ ڈیمانڈ آ رہی تھی۔ بھئی ساری سیاسی جماعتیں جو الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں وہ تو اس کی مخالفت کر رہی تھیں، اب پتا نہیں کس نے ڈیمانڈ کر دی۔ چلیں طے ہو گیا، الیکشن کمیشن نے فیصلہ کر دیا لیکن اگلے دن کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ وہ تو نہیں ہو سکتا، اس کے لیے تو ہمیں legislation کروانی پڑے گی۔ اس کے لیے تو ہمیں قانون سے منظوری لینی پڑے گی۔ جو کام نہیں کرنا اس پر کہتے ہیں کہ قانون میں amendment ہو گی، رکاوٹیں ہیں، یہ نہیں ہو سکتا، جو کام کرنا ہے وہ کہتے ہیں کہ آرٹیکل (3) 218 section یہ کہتا ہے کہ جو مرضی ہے کرو، کسی سے منظوری لینے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ کر دیتے ہیں۔ Nomination

جس form جو انہوں نے بنایا، یہ دونوں میرے پاس ہیں، ایک اردو کا فارم ہے، دوسرا انگریزی کا فارم ہے۔ جس شخص نے انگریزی کا فارم بھرا ہوگا، جو assets کا کالم ہے اس میں یہ پوچھتے ہیں کہ cost of assets کیا ہے۔ میرے گھر کی جو cost ہے چونکہ وہ بیس سال پہلے بنا تھا، ہو سکتا ہے، چھ لاکھ ہو، سات لاکھ ہو لیکن اگر میں اردو کا فارم بھروں گا تو اس میں یہ کہتے ہیں کہ جائیداد کی موجودہ مالیت کیا ہے؟ اب موجودہ مالیت اگر میں لکھوں تو ہو سکتا ہے وہ ایک کروڑ ہو، اسی لاکھ ہو، نوے لاکھ ہو، اور یہ ہوا ہے کہ لوگوں نے انگریزی کا فارم پڑھا، اس کے بعد جب اردو کا فارم بھرا تو اس میں انہوں نے اپنی cost لکھ دی اور ان کا form اس بنیاد پر reject ہو گیا کہ آپ نے conceal کیا ہے۔ آپ نے اپنی پراپرٹی کی صحیح valuation declare نہیں کی اور لوگوں کے فارم reject ہوئے۔ جو الیکشن کمیشن کسی سے مشورہ کیے بغیر، کسی سے consult کیے بغیر nomination form بناتا ہے تو ان کی نالائقی کی انتہا یہ ہے کہ بہت آسان انگریزی کا اردو ترجمہ بھی ان سے نہیں ہوا اور زمین و آسمان کا فرق ان دونوں فارموں میں موجود ہے۔

جناب والا! ایک اور تماشا اس میں انہوں نے ڈالا کہ assets کا کالم ہے، سولہ نمبر پر لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ کا foreign passport اگر ہے تو وہ آپ کا asset ہے، وہ اس میں لکھ دیجئے۔ اگر کوئی شخص، اگر کوئی بھی پاسپورٹ نمبر لکھ دے اگر اس کے پاس ہے تو جس وقت وہ لکھتا ہے تو یہ فارم اسی وقت بیکار ہو جاتا ہے، ردی کا کاغذ بن جاتا ہے، اس لیے کہ آئین اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق کوئی شخص nomination file نہیں کر سکتا۔ جب آپ ہم سے پہلے declaration sign کروا رہے ہیں کہ 62 and 63 پر ہم پورے اترتے ہیں، اس کے بعد بے وقوف قسم کے سوالات ڈالنا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بات کیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شاید اگر یہ مشورہ کر لیتے، شاید سینیٹ کی کمیٹی میں لے آتے، شاید چار سیاسی جماعتوں سے پوچھ لیتے تو یہ نالائقیاں جو دنیا بھر کے سامنے الیکشن کمیشن کی آئی ہیں، وہ نہیں آتیں اور ہم تماشا نہ بنتے۔ جناب والا! ایک بڑی عجیب سی confusion ہے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ confusion پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور الیکشن کمیشن اس میں آلہ کار بن رہا ہے۔ اب جو سیکورٹی کا issue آیا ہے، جب تین سیاسی جماعتوں کو threat ہو اور generally یہ تاثر بن رہا ہو کہ شاید الیکشن ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔ ایک ماحول ایسا پیدا کیا جا رہا ہے اور وہ قوتیں جو یہ چاہتی ہیں کہ الیکشن نہ ہو، اس میں تاخیر ہو جائے، الیکشن کمیشن ان کے ہاتھوں میں آلہ

کار بن رہا ہے۔ اس لیے کہ الیکشن کے دوران یہ الیکشن کمیشن اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ صرف بڑے سیاسی قائدین کو ہی نہیں، صرف بڑی سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کو ہی نہیں بلکہ ایک عام سیاسی کارکن یا ایک عام candidate چاہے وہ dummy ہی کیوں نہ ہو، اس کی جان کا تحفظ کرنا بھی الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے کہ خدانخواستہ اگر تیس، پینتیس یا چالیس حلقوں میں ایسے امیدواروں کو نشانہ بنا دیا جائے جو بظاہر contesting candidates نہ ہوں لیکن انہوں نے nomination form file کیا ہوا ہو۔ جناب والا! قانون کے مطابق ان حلقوں میں الیکشن نہیں ہوگا اگر کوئی ایک candidate نشانہ بن گیا۔ آپ ان قوتوں کو راستہ فراہم کر رہے ہیں، لوگوں سے security withdraw کر کے اور private guard رکھنے پر پابندی لگا کر کہ جناب ہم نے نہتا چھوڑ دیا ہے، جس جس کو مارنا ہے مار دو، جہاں جہاں الیکشن ملتوی کروانا ہے، کروا دو۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سے ارسطو اور بقراط الیکشن کمیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں جن کو اتنی سیدھی سیدھی common sense کی باتیں سمجھ میں نہیں آرہیں اور وہ پورے الیکشن کے process کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

جناب والا! دوسری طرف ہماری عدالتیں ہیں، ہمارے محترم قابل قدر چیف جسٹس صاحب سارے عدالتی کام چھوڑ کر Returning Officers سے خطاب کے سلسلے پر چل پڑے ہیں، کبھی کہیں، کبھی کہیں، پتا نہیں مٹیاری چلے گئے، ٹنڈوالله یار چلے گئے، چھوٹے چھوٹے شہروں میں جا کر وہ خطاب فرما رہے ہیں اور باقاعدہ احکامات جاری فرما رہے ہیں کہ اس طرح الیکشن کروانے ہیں، اس طرح نہیں کروانے۔ جناب والا! میں کوئی وکیل نہیں ہوں اور شاید مجھے قانون اور آئین کا اتنا پتا نہ ہو لیکن جو آئین میں، میں نے چھوٹی چھوٹی چیزیں پڑھی ہیں، عدالتوں کے لیے part-7 ہے، ایک الگ chapter ہے، جس کو judicature کا نام دیا گیا ہے اور وہ Article 175 سے شروع ہوتا ہے اور 212 پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں عدالتوں کے جو بھی اختیارات ہیں، جو ان کے فرائض ہیں، جو ان کی ذمہ داریاں ہیں وہ درج ہیں۔ اس کے بعد آئین کا آٹھواں پارٹ الیکشن کے متعلق ہے، جو 213 سے شروع ہوتا ہے اور 226 پر ختم ہو جاتا ہے۔ ان تمام آرٹیکلز کے اندر مجھے تو نظر نہیں آیا اگر مجھے کوئی guide کرلے اس میں عدالت کا کہیں رتی بھر کردار نہیں ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کو، کسی Returning Officer کو یا کسی اور افسر کو جو الیکشن کے حوالے سے کام کر رہا ہو اس کو کسی قسم کے directives issue کر سکے لیکن روزانہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب بھی جاری کررہے ہیں، لاہور ہائی کورٹ سے بھی جاری ہو

رہے ہیں اور اسلام آباد ہائی کورٹ نے جناب راجہ پرویز اشرف صاحب کے کیس میں تو کمال ہی کر دیا۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے ان کو سنے بغیر، سزا دیئے بغیر، الزامات ثابت کئے بغیر، ریٹرننگ آفیسر کو یہ حکم جاری کر دیا کہ یہ صادق بھی نہیں ہیں، امین بھی نہیں ہیں، پارسا بھی نہیں ہیں، پاکباز بھی نہیں ہیں، ان کے پیپرز کا آپ دیکھ لیجیئے کیا کرنا ہے۔ جب آپ یہ کہہ دیں گے کہ کچھ بھی نہیں ہیں تو کس ریٹرننگ آفیسر میں جرات ہے کہ وہ کہہ دے کہ میں ان کے پیپرز قبول کر لیتا ہوں، پیپرز ان کے reject ہو گئے۔

جناب والا! آئین کا آرٹیکل ۶ ہے جس پر آج کل بڑا شور مچا ہوا ہے اور سپریم کورٹ میں بڑی hearing بھی ہو رہی ہے، اس میں یہ کہا جا رہا ہے کہ جنرل مشرف نے اس ملک کے آئین کا 3 نومبر 2007 کو ستیاناس کیا تھا اس کے خلاف غداری کا مقدمہ چلنا چاہیے، ان کو سزا ملنی چاہیے، بالکل ملنی چاہیے۔ اس آئین میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی فوجی جرنیل آئین کو توڑے گا تو صرف اسی کو سزا ملے گی۔ سعید غنی سینیٹر ہے اگر وہ کر دے تو اس کو کوئی نہ پوچھے۔ اگر کسی ادارے میں کوئی اور شخص بیٹھا ہے وہ کر دے تو اس کو کوئی نہ پوچھے، میں اس کو تھوڑا سا پڑھ لیتا ہوں۔

"Any person who abrogates or subverts or suspends or holds in abeyance or attempts or conspires to abrogate or subvert or suspend or hold in abeyance, the Constitution by use of force or show of force or by any other unconstitutional means shall be guilty of high treason."

جناب والا! الیکشن کمیشن کا جو chapter اس میں آرٹیکل 220 ہے، اس میں لکھا ہے،

"It shall be the duty of all executive authorities in the Federation and in the Provinces to assist the Commissioner and the Election Commission in the discharge of his or their functions."

تمام authorities کو پابند کیا گیا ہے کہ آپ نے assist کرنا ہے، عدالتوں کا کہیں تذکرہ نہیں ہے کہ آپ نے guide کرنا ہے، supervise کرنا ہے، کچھ اور کرنا ہے، کہیں نہیں ہے۔ مجھے کسی جرم میں پھنسا نہ دیں، اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں، کیا یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے کہ الیکشن کمیشن جو سپریم کورٹ کی طرح ایک آئینی ادارہ ہے، آزاد ہے، خودمختار ہے، اپنے تمام فیصلے کرنے

میں، اپنے تمام اقدامات کرنے میں اس کو بہت زیادہ اختیارات ہیں۔ سپریم کورٹ اور ہماری دوسری عدالتیں روزانہ بیٹھ کر ان کو dictations دیتی ہیں کہ یہ کرلو، یہ کرلو۔ جناب والا! سپریم کورٹ یہ طے کرے گا کہ اس ملک میں کس کو ووٹ ڈالنے کا حق ہونا چاہیے، نہیں ہونا چاہیے، ڈنڈا لے کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ overseas Pakistanis کو اس الیکشن میں ووٹ ڈلواؤ۔ بھئی یہ سپریم کورٹ کا کام نہیں ہے، overseas Pakistanis کو right ملنا چاہیے، ہم تو کہہ رہے تھے کہ الیکشن لڑنے کا right بھی ملنا چاہیے۔ ہم تو کہہ رہے تھے پارلیمنٹ میں بیٹھنے کا right بھی ملنا چاہیے لیکن آپ نے تو اس بیچارے کی petition بھی نہیں سنی جو آپ کے پاس لے کر آیا تھا چونکہ جو غلط کام کیا گیا اس کا ازالہ کرنے کے لیے overseas Pakistanis کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے جو کام حکومت کو کرنا چاہیے، جو کام سیاسی پارٹیوں کو کرنا چاہیے، جو کام الیکشن کمیشن کو کرنا چاہیے وہ کام سپریم کورٹ تل گیا ہے کہ میں نے کروانا ہے۔

جناب والا! خدا کے لیے، اس ملک میں بڑی مشکل سے ہم میں اتفاق رائے پیدا ہوا کہ ایک اچھا، آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن بنے، ہم میں اتفاق رائے قائم ہوا کہ آزاد caretaker setup ہو جس پر تمام stake holders کا اعتماد ہو تا کہ ہم ایک اچھے الیکشن کی طرف جا سکیں۔ سیاسی جماعتوں میں کوئی لڑائی نہیں ہے، stake holders میں کوئی لڑائی نہیں ہے لیکن وہ لوگ، وہ ادارے جن کا کوئی کردار نہیں ہے وہ تل گئے ہیں کہ ہم نے اپنی مرضی کے نتائج اور اپنی مرضی کے الیکشن کروانے ہیں۔ جناب والا! یہ اس ملک کی خدمت نہیں ہو رہی۔ اس ملک میں نوزائیدہ جمہوریت جو اپنے پیر جمانے کی کوشش کر رہی ہے اس کو کمزور کرنے کی، اس کو خراب کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے ہاتھ جوڑ کر گزارش کروں گا، ہمارے قابل احترام، محترم جج صاحبان سے، ہمارے کچھ اور دوست جو مختلف اداروں میں بیٹھے ہیں ان سے کہ خدا کے لیے، خدا کے لیے اس ملک میں جمہوریت پر رحم کریں اور اداروں کو اپنے دائرے میں رہ کر کام کرنے دیں تا کہ یہ ملک اور جمہوریت آگے بڑھ سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی مصطفیٰ کمال صاحب۔

سینیٹر سید مصطفیٰ کمال: شکریہ جناب چیئرمین! میں نے جب یہ bell press کی تھی اس وقت یہ ساری باتیں ہوئی نہیں تھیں اور اب mostly ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ میں ان چیزوں کو

دہرانا نہیں چاہوں گا۔ ایک دو پوائنٹس caretaker ministers کے متعلق ہیں، ان پر کافی یلغار ہو چکی ہے، آج چونکہ پہلا سیشن ہے ان میں کچھ لوگ تو بہت professionals ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ پانچ سالوں سے جو law and order کی situation ہے، سارے معاملات اور حالات ہیں، ان کے آنے کے بعد تو law and order کی situation, all of a sudden طالبان یا TTP یا ساری چیزیں پچھلے ایک مہینے میں تو نہیں بنیں۔ ان پر ہمیں تھوڑا سا ہلکا ہاتھ رکھنا چاہیے۔ ان کو صرف communicate کیا جائے کہ جو ذمہ دار ہیں، chief executives ہیں ان تک یہ ساری باتیں پہنچائیں، ہمارے وزیر داخلہ صاحب کو، وزیراعظم کو اور چیف الیکشن کمشنر کو یہ communicate ضرور کریں otherwise ان سے expect کرنا تو ان کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ کراچی کے حوالے سے بات ہوئی اور بار بار نام ANP پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کا آرہا ہے جنہیں threats آئی ہوئی ہیں۔ ہمارے حیدرآباد سے candidate فخرالاسلام بھائی کو شہید کیا گیا، اس کے بعد باقاعدہ TTP کی طرف سے claim بھی کیا گیا کہ ہاں ہم نے انہیں مارا ہے۔ اس کے بعد روزانہ کراچی میں ایک دو، ایک دو سینیئر لوگ مارے جارہے ہیں، ان کو لوگ شہید کررہے ہیں۔

جناب والا! Issue یہ ہے کہ پانچ سالوں کی جمہوریت کے بعد پہلی مرتبہ یہ perception سا بنا ہوا ہے کہ بہت زیادہ آزاد اور خودمختار نظام ہے، کیئر ٹیکر سسٹم ہے اور ایک آزاد الیکشن کمیشن بھی ہے۔ اگر آپ آج کی ground reality دیکھیں تو پنجاب کے علاوہ پاکستان کے کسی علاقے میں، کسی صوبے میں election campaign نہیں چل رہی۔ اللہ کا شکر ہے، ہم نہیں چاہیں گے کہ پنجاب میں بھی ایسے حالات ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ پنجاب میں اس قسم کے حالات نہیں ہیں۔ پنجاب کی کسی سیاسی پارٹی کا نام لے کر کسی جہادی تنظیم نے نہیں کہا کہ ان کے جلسوں سے، ان کے جلوسوں سے دور رہو ورنہ ماریں گے۔ اگر آپ دیکھیں تو پورے خیبرپختونخوا میں جیسے ابھی زاہد خان صاحب بتا رہے تھے، حاجی عدیل صاحب باتیں کررہے تھے، سندھ کے حالات آپ تمام لوگوں کے سامنے ہیں کہ کیا حالات ہیں۔ الیکشن میں جانے کے لیے آج صرف پچیس دن رہ گئے ہیں، ہم یہ کس طرح سے expect کررہے ہیں کہ اگلی جو بھی پارلیمنٹ بنے گی، جو بھی لوگ آئیں گے وہ fair and free elections پر تو ایک بہت بڑا داغ ہے، ایک بہت بڑا question mark create ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایک ہفتے میں چیزوں کو turn around نہیں کر پائے یا اس میں اگر خدانخواستہ کوئی تیزی آگئی یا حالات مزید اور

خراب ہونے لگے تو یہ بالکل leveled playing field ہی نہیں ہے جس میں آپ تمام parties کو participation کا equal موقع دیں اور سب لوگ participate کریں اور میرا نہیں خیال کہ ان elections کو کوئی تسلیم کرے گا۔ Election Commission کی اور بہت سی باتیں ہوئیں، میں کراچی کے حوالے سے یہ ذکر کردوں کہ پچھلے بیس، پچیس سال سے وہ NGOs یا ادارے جو elections monitor کرتے چلے آرہے ہیں، اگر ان کی reports دیکھیں تو پاکستان کے چاروں صوبوں سے پچھلے کئی سال سے Election Commission کو delimitation کے لیے ہزاروں کی تعداد میں درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں کراچی یا سندھ میں موصول ہونے والے درخواستوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن جس دن schedule announce کر رہے ہیں، اس کے بعد پاکستان میں کہیں بھی delimitation کی ضرورت پیش نہیں آئی لیکن آپ کراچی کے مخصوص حلقوں میں delimitation کر دیتے ہیں۔ Election schedule پہلے announce ہو رہا ہے اور delimitation بعد میں۔ یہ قانون کی اس طرح سے خلاف ورزی ہے کہ اگر Election schedule announce ہو جائے تو پھر آپ delimitation نہیں کر سکتے اور آئین کہتا ہے کہ آپ کو delimitation اس وقت کر سکتے ہیں اور آپ کو اسی وقت کرنی چاہیے، اگر چاہتے ہیں تو پہلے وہاں پر مردم شماری کروائیں لیکن آپ اپنے دفتر میں بیٹھ کر نقشے کے ذریعے ادھر سے ایک علاقے کو کاٹ کر ادھر ڈال دیتے ہیں اور ادھر کے مخصوص ووٹ نکال کر ادھر ڈال دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی، حیدر آباد، میر پور خاص جو سندھ کے شہری علاقے ہیں جہاں پر ہمارا mandate ہے، ہمارے ساتھ schedule announce ہونے کے پہلے دن سے gerrymandering شروع کر دی گئی ہے۔ ہمارے ساتھ pre pole rigging ہو رہی ہے اور ہم اس کو accept نہیں کرتے، اس لیے کہ یہ ہمارے ساتھ صریحاً زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ہمارے ساتھ نیا کھیل نہیں ہے، پچھلے ستائیس سال میں ہم آٹھ elections لڑ چکے ہیں۔ ہمارے ساتھ ہر election میں کوئی نہ کوئی ڈرامہ ہوتا ہے۔ پورے پاکستان کی policy ایک طرف اور ہمارے لیے policy ایک طرف۔ ان لوگوں کو کیا تکلیف ہے کہ اگر ایک پارٹی کے پاس mandate ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ صبح اٹھیں اور اس پارٹی کا mandate ختم ہو جائے، لوگ کسی اور کو ووٹ دینا شروع کر دیں۔ آپ یہ کام بھی gun point پر کرانا چاہتے ہیں، اس طرح کی gerrymandering and pre pole rigging کرنا چاہتے ہیں جو اب تک کامیاب نہیں ہوئی اور

آئندہ بھی نہیں ہو گی۔ ہماری constituencies میں کسی نے آکر یہ کوشش نہیں کی وہ ہم سے زیادہ کام کرے، لوگوں کو ہم سے زیادہ offers کرے اور ہمارے voters کے دل جیتے۔ دوسری جگہوں پر بیٹھ کر commentaries بہت ہوتی ہیں لیکن کسی نے آج تک یہاں آکر ہمارے voters کے دل جیتنے کی کوشش نہیں کی اور اس کو ہم سے زیادہ کام کرنے کی offer کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہماری constituencies میں کہیں دور سے پانی آرہا ہے تو مظاہرے شروع ہو جاتے ہیں کہ اس علاقے میں پانی نہ بھیجو یا کراچی کو پانی نہ دو۔ کراچی میں بجلی کیوں سستی ہے اور یہاں اتنی loadshedding کیوں نہیں ہو رہی یا یہاں کے industrialists کو اتنی آسانیاں کیوں ہیں۔ آپ سارا سال بیٹھ کر یہ تو کرتے ہیں لیکن جب ووٹ کا موقع آتا ہے تو all of a sudden آپ چاہتے کہ یہ ہو جائے، یہ نہیں ہو پائے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے mandate کو دیوار سے لگانے کی کوشش ہے جو کہ پاکستان کو bleed کرانے کے مترادف ہے۔ پاکستان already bleed ہو رہا ہے۔ آپ پاکستان کو bleed نہ کرائیں۔ آپ کے پاس خیبر پختونخوا، بلوچستان اور دوسرے علاقے میں کیا کم مسائل ہیں کہ آپ ایک پڑھے لکھے mandate اور ایسے شہر کو جہاں پر media offices, international community کے بہت سے لوگ موجود ہیں اور جہاں پر vibrant civil society موجود ہے، وہاں پر آپ gerrymandering کیوں کر رہے ہیں؟ وہاں پر pre pole rigging کیوں کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Mustafa Kamal *sahib* you are on a point of order. I can't give you more time.

سینیٹر سید مصطفیٰ کمال: میں صرف یہ چاہ رہا ہوں کہ آپ کے توسط سے یہ کہوں کہ جو لوگ مارے جا رہے ہیں، خدارا! اس عمل کو رکوائیے ورنہ آپ کا جمہوریت کا خواب چکنا چور ہو جائے گا اور اس کو کوئی accept نہیں کرے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محسن لغاری صاحب۔

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے caretaker cabinet کے ممبران کو اپنے House میں خوش آمدید کہوں گا۔ اس موقع پر ایک چیز سب کے سامنے رکھوں گا کہ اس وقت ایوان بالا میں ہم مختلف political parties اور

اس سے بڑھ کر political system کی representation کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک جو elections process شروع ہوا ہے، جیسے جیسے چلتا آرہا ہے، مجھے بہتر لفظ نہیں مل رہا، میں یہ کہوں گا کہ political system کو ridicule کیا جا رہا ہے۔ From the day of filing of papers, the attitude of the Returning Officers اور اس کے بعد ہمارے کچھ ممبران جن میں سے کچھ کا ڈگری کا یا کوئی اور مسئلہ تھا، کبھی ان کو ہتھکڑیاں لگائی جا رہی ہیں، کبھی ان کو disqualify کیا جا رہا ہے۔ Election Tribunals ان کو دوبارہ election لڑنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ اس وقت elections کے لیے contradictions کا ماحول بنا ہوا ہے۔ ابھی مصطفیٰ بھائی نے کہا کہ پنجاب کے علاوہ کہیں بھی election tempo نظر نہیں آرہا۔ جناب! میں ابھی ڈیرہ غازی خان سے drive کر کے آ رہا ہوں، سارے پنجاب سے گزر کر آرہا ہوں، مجھے تو پنجاب میں بھی کہیں elections کا ماحول نظر نہیں آیا۔ اس وقت ایک uncertainty ہے اور وہ اس وجہ سے ہے کہ اس political system اور اس میں جو لوگ ہیں، ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ بد قسمتی سے میری feeling ہے کہ ان کو اس وقت لوگوں کے سامنے ایک ایسا villainous character بنا کر پیش کیا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ ٹیکس چور تھے، یہ جعلی ڈگری والے تھے اور اس طرح سے خراب تھے کہ لوگوں کے ذہن میں ایک خاکہ بنا دیا جائے اور ان کے ذہن اس طرح سے بنا دیے جائیں کہ خدا نخواستہ اگر یہ system derail بھی کر دیا جائے تو لوگ اس کا برا نہ مانیں۔ جناب! اس political system کو اگر کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ صرف political system کا ہی نہیں بلکہ اس ملک کا بھی نقصان ہے۔ ہم جو لوگ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں ایک متفق آواز میں یہ کہنا چاہیے کہ no matter what, the political system has to go on. We have to strengthen it. اس میں بہت سی مشکلات آئیں گی، یہ بہت سے لوگوں کے interest میں ہو گا کہ اگر ہمارے ملک میں جمہوریت جڑیں پکڑنے کی کوشش کر رہی ہے، اس کو derail کر دیا جائے، اس میں مسائل پیدا ہوں لیکن ہمیں متفقہ طور پر ایک آواز نکالنی ہے۔ میں caretaker cabinet کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ کابینہ اس پر firm stand لے کہ

no matter what, the political system will continue. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Syed: Thank you. I just have a few observations. On behalf of my party Pakistan Muslim League, I would like to express my complete solidarity with the fallen comrades of MQM, ANP and Peoples Party.

میں کل کراچی میں تھا اور میری MQM کی قیادت کے ساتھ اچھی ملاقات ہوئی۔ میں نے کراچی کا ماحول
there has been systematic target attacks on their candidates دیکھا ہے کہ
and we have seen this also in Khyber Pakhtunkhwa. وہاں پر ANP کے
candidates کو ہلاک کیا گیا، پھر شیرپاؤ صاحب کی قومی وطن پارٹی اور دوسرے امیدواروں کے ساتھ یہ
and they are ہو رہا ہے بلکہ پاکستان مسلم لیگ کے اپنے candidates کے ساتھ بھی یہ ہو رہا ہے
feeling threatened and this has become a serious issue. It would be
honourable اس سلسلے میں an impediment in the electoral process.
and I also warmly welcome them to کی توجہ بھی دلاؤں گا caretaker cabinet
the Senate. I have a proposal through the honourable Law Minister and the other members of Caretaker cabinet, I would say that request the Election Commission of Pakistan to immediately convene a high level political consultation with the leadership of
Election Commission of اس میں major political parties in Islamabad.
Pakistan بھی ہو، ہمارے سینیٹ کی کمیٹی کے لوگ بھی ہوں اور Caretaker government بھی
how to protect the candidates ہو اور فوری طور پر ایک action plan تیار کیا جائے کہ
this خدانخواستہ یہ نہ ہوا اور یہ pattern بن گیا تو who are contesting the elections.
can certainly undermine the upcoming elections کیونکہ candidates کو شہید کر
رہے ہیں تو اس طرح سارا مسئلہ خراب ہو جائے گا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ

this should be done at the earliest. This is of the highest priority and I will request the government to do that. Thank you.

جناب چیئرمین: محترمہ فرح عاقل صاحبہ۔

سینیٹر فرح عاقل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گی کہ ان points پر بات نہ کروں جو میرے colleagues کی طرف سے بتا دیے گئے ہیں۔ میں overall بات کرنا چاہوں گی کہ الیکشن کمیشن اور جو ہمارا موجودہ caretaker setup ہے، اس کی prime responsibility ہے اور یہ جیسے claim کررہے ہیں، بار بار ایک ہی بات ہم اور آپ سن رہے ہیں کہ free, fair and transparent election کا انعقاد۔ یہ کہنا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن on the contrary جو حالات چل رہے ہیں اور جس قسم کا ماحول بنا ہوا ہے، وہ تو اس کے بالکل ہی opposite ہے، جیسے ابھی میرے ایک اور colleague نے کہا کہ بہت سے ابہام یہ بھی ہیں کہ واقعی الیکشن ہوں گے بھی یا نہیں کیونکہ ماحول جس طرف جا رہا ہے اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ یہ چیز اتنی آسان نہیں ہے۔ Bureaucrats کے تبادلے کرا دینا، پولیس میں I.Gs کے تبادلے کرنا اور یہ بتانے کی کوشش کرنا کہ دیکھیں ہم لوگ بہت کچھ کر رہے ہیں مگر main مسئلہ ہے کہ جب تک law and order situation ہمارے کنٹرول میں نہیں ہو گی تو اس دن خوف کی وجہ سے ووٹر ہی باہر نہیں نکلے گا کہ ہماری جان کو خطرہ ہے، اگر polling station میں کچھ ہو گیا تو turnout ہی نہیں ہو گا۔ آپ کیا expect کرتے ہیں کہ کیا اس طرح سے elections صحیح طرح سے ہو پائیں گے۔

جناب! میں آپ کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے، یہاں خواتین کے حوالے سے ایک بات کروں گی کہ میرے colleagues نے بھی بات کی تھی اور یہ میری بھی observation ہے۔ دو تین ماہ پہلے بھی یہ بات ہوئی تھی اور اس وقت کے ہمارے law minister صاحب نے یہ بات سنی مگر اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ہمارے ہاں خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے پاس ایسے I.D cards ہیں جس پر ان کی تصویر نہیں ہے تو پھر وہ fair election کیسے ہو گا جو صرف مردوں کا ہو گا۔ خواتین کی بہت بڑی تعداد صرف اس وجہ سے حصہ نہیں لے سکے گی یا انہیں روکا جائے گا کہ ان کے I.D cards پر تصویر نہیں ہے اور I.D پر چہرہ ہی آپ کی identity ہے۔ یہ تو NADRA کی responsibility ہے اور پھر انہیں ایسے I.D cards issue کیوں کیے جاتے ہیں، کیا یہ for the time being بات ہوتی ہے یا ہر آنے والی حکومت کی کوئی اپنی پالیسیاں ہوتی ہیں، جیسے اگر کوئی اسلامی حکومت آجائے اور وہ کہے کہ یہ اسلامی روایات کے خلاف ہے۔ جناب چیئرمین! میرا اس پر کافی زیادہ concern ہے کہ ایسی خواتین کی نہ صرف KPK میں بلکہ South Punjab میں بھی کافی بڑی تعداد ہے جن کی I.D cards پر تصویر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی Law Minister صاحب۔

جناب احمر بلال صوفی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ Mr. Chairman, first of all I would like to thank all the honourable Senators who have welcomed us. یہاں پر بہت سے points raise ہوئے، میں اس وقت ان points کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا لیکن میں یہ communicate کرنا چاہتا ہوں کہ we will take all these points to the Cabinet and to all the relevant Ministries and try to get responses as early as possible جو specific points ہیں، for example code of conduct کا legal instrument کیا ہو گا، اس کی execution اور ECP کے ساتھ discussion اور باقی issues کیسے ہوں گے، جو سب سے important common point ہے جس کے بارے میں ہم آپس میں بھی discuss کر رہے تھے وہ law and order کی situation ہے اور candidates کو threats ہیں۔ میں اس سلسلے میں ان تمام political forces کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو اس وقت ان حالات میں elections لڑ رہے ہیں۔ ہم ان کی تمام کی تمام sacrifices کو recognize کرتے ہیں، اسے appreciate کرتے ہیں، میری استدعا ہے کہ باوجود ان challenges کے we should proceed ahead that is the will and the resolve of the Cabinet and of this interim setup that although we are threatened, ہمارا دشمن common ہے، ہم نے اس کو اس process میں بھی alienate کرنا ہے، کوئی non state actors کا group ہے جو Article 5 سے اپنی loyalty کو withdraw کر چکا ہے، جو private armies against a constitution raise کر رہا ہے، violating Article 256 of the Constitution, violating Article 5 of the Constitution, یہ موقع ہے کہ ہم اس سیاسی process کو آگے لے کر جائیں اور انہیں alienate کریں اور اس democratic process کو آگے بڑھائیں، یہی ہماری commitment ہے، اسی لیے ہم نے Cabinet کو join کیا ہے اور اس determination میں ہمارا تبدیلی کا بالکل کوئی ارادہ نہیں ہے۔ جو اضافی issues ہیں، security versus protocol کا، تمام مختلف ارکان کی باتیں سننے کے بعد ہم آج بہت educate ہوئے ہیں کہ ان کے concerns کیا ہیں۔

ہم یہ تمام کے تمام concerns Election Commission کو communicate کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو سپریم کورٹ کے notice میں بھی لائیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 16th April, 2013 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 16th April, 2013 at 10:30. A.M.]